

جامعہ دارالتقویٰ لاہور کاترجمان

ماہنامہ دارالتقویٰ

رمضان ۱۴۴۰ھ --- مئی 2019ء

خواتین کا ذوقِ عبادت

احکامِ رمضان المبارک

رمضان المبارک میں اکابر کے معمولات

ماہِ رمضان اور افطار پارٹیاں

**suhaib
gulzar**

NOW INTRODUCING

HIGH CLASS STITCHING

DOOR TO DOOR SERVICE
IN YOUR TOWN



WE PROVIDE

CUSTOMIZED TAILORING

HASSLE FREE SERVICE JUST A CLICK AWAY.

PROVIDING YOU

- Pick and Drop Service
- Stitching of Gents & Boys
Shalwar Qamiz, Waistcoat and Sherwani
- Affordable Price

**Your garment will be finished and delivered within 4 to 7 working days.*

1. CANAL VIEW

14-A Usman Plaza, Canal View Society,
Multan Road, Lahore.
0423 5294886 - 887

2. GULSHAN RAVI

Saqib Plaza Main Boulevard
Gulshan Ravi Lahore.
0423 7480033 | 0305 7145253

3. BAHRIA ORCHARD

Orchard Heights, Raiwind Road, Lahore.
0301 4046616 | 03338881670

www.suhaibgulzaronline.com

ترجمان جامعہ دارالتقویٰ لاہور

ماہنامہ دارالتقویٰ لاہور

شعبان/رمضان ۱۴۴۰ھ مئی: ۲۰۱۹ء

زیر سرپرستی

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہ
حضرت مولانا یوسف خان صاحب مدظلہ

جلد نمبر 8 شماره نمبر 8

مدیر

حضرت مولانا اولیس احمد صاحب

مولانا عبدالودود ربانی

مدیر مسئول

مجلس مشاورت

حضرت مولانا عثمان صاحب
حضرت مولانا امر رشید صاحب
حضرت مولانا جمیل الرحمن صاحب

مفتی محمد اسامہ
مولانا ذوالکفل

مجلس ادارت

اس دائرے میں سرخ نشان
مدت خریداری کے ختم ہونے کی علامت ہے

خط و کتابت کا پتہ

دفتر ماہنامہ دارالتقویٰ

متصل جامع مسجد الہلال چوہر جی پارک لاہور سالانہ رسالے کے اجراء کے لیے مذکورہ پتہ پر مئی آرڈر کریں

Email Address
monthlydarultaqwa@gmail.com

فون نمبر: 042-35967905
0321-7771130

مطبوعہ: شرکت پرنٹنگ پریس

متصل جامع مسجد الہلال چوہر جی پارک لاہور

مقام اشاعت

فہرست

مئی 2019ء

ماہنامہ دارالتقویٰ

5

مدیر مسؤل

حرف اولیں

☆☆☆

مقالات و مضامین

☆☆☆

10

مفتی محمد شفیع صاحبؒ

احکام رمضان المبارک

18

مفتی محمد نجیب سنبھلی

رمضان اور قرآن کریم کے درمیان چند مشترک خصوصیات

23

مولانا محمد غیاث الدین

خواتین کا ذوق عبادت

28

مولانا قاری منصور احمد

رمضان المبارک کو قیمتی بنانے کے چند نسخے

37

مفتی محمد وقاص رفیع

رمضان المبارک میں کابہ کے معمولات

40

مولانا رفیع الدین حنیف قاسمی

موسم گرما اور پانی پلانے کی فضیلت

45

مجلس علمی جامعۃ الرشید

عورت کا اعتکاف

47

مفتی عبدالرحمان

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

49

ڈاکٹر رئیس احمد سمدانی

شوگر و دیگر امراض کے لئے ہدایات

55

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

ماہ رمضان اور افطار پارٹیاں

60

ازہ ہاشمی زیور

مسائل رمضان

64

حضرت حکیم الامتؒ

اعمال قرآنی

ماہ مبارک کی آمد

رمضان المبارک کا برکتوں والا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ آقائے دو جہاں، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک دن گن کر اس ماہ مبارک کا انتظار فرمایا کرتے تھے۔ دو ماہ پہلے سے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ پھیلا لیا کرتے تھے کہ یا اللہ! رمضان المبارک تک پہنچا دیجیے۔ شعبان کے مہینے سے تو گویا رمضان المبارک کی ریہرسل شروع ہو جاتی تھی۔ کثرت سے روزے ہوتے تھے اور رمضان المبارک کی ساعات کی پوری پوری وصولی کی دُعاں۔ اس مبارک مہینے میں رحمت الہی جوش میں ہوتی ہے اور طلب کی پھیلی جھولیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر بھرا جاتا ہے۔ انسان اپنی بساط اور اوقات کے مطابق مانگتا ہے۔ کوتاہ عقل، ناتمام فہم اور بے زبان نطق کے محدود ذرائع ہی تو اس انسان کی کل کائنات ہیں، مگر رحمت الہی انسانوں کی اس بے بضاعتی کو نہیں دیکھتی، وہ اپنی بے پایاں وسعتوں اور بے کنار رحمتوں کے دہانے کھول دیتی ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں تو پہلے ہی ڈوبا ہوا ہے، اس مہینے تو بارانِ رحمت میں بھیگ بھیگ جاتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس مبارک مہینے کی برکتوں، رحمتوں اور سعادتوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔ دن بھر روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کو اپنے رب کے حضور قیام کرتے ہیں۔ ان کی خوش بختیوں کے کیا کہنے جو اس ماہ میں بارش کی طرح برستی اللہ کی رحمتوں سے اپنے دلوں پر چڑھی گناہوں کی سیاہی کو دھوئیں گے اور مہینہ بھر روزہ، تراویح، نوافل، تلاوت، درود و سلام کی کثرت، اوراد و اذکار، توبہ و استغفار اور بارگاہِ خداوندی میں گریہ و زاری کے ذریعے اپنے خالق و مالک کی ورضا و خوشنودی حاصل کریں گے۔ اللہم اجعلنا منہم

رمضان رحمت، مغفرت اور جہنم سے خلاصی کا مہینہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی برکتیں اور سعادتیں

لاقتنا ہی ہیں۔ رحمت حق قدم قدم پر بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ سارا سال گناہوں اور خالق کی بغاوتوں میں لٹھڑے مسلمانوں کے لیے رب کریم اپنی رضا و رضوان کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ سعادت مند اور خوش نصیب انسان ان مبارک گھڑیوں کو قدرت کا انعام و اکرام سمجھ کر قیمتی بناتے ہیں۔ روٹھے ہوئے رب کو منانے، گزشتہ زندگی کی غفلتوں کی تلافی اور آئندہ کے لیے ایمانی زندگی گزارنے کا لائحہ عمل طے کرنے میں ماہ صیام اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

ماہ رمضان کو قیمتی بنانے کے لیے جہاں فرض روزہ اور پانچ وقت کی نماز باجماعت کا اہتمام اور تمام معاصی کا ترک کرنا ضروری ہے، وہیں ایسے اعمال و اسباب اختیار کرنا بھی ضروری ہے جن سے یہ مبارک مہینہ مزید قیمتی بن جائے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کے تالیف فرمودہ رسالے ”فضائل رمضان“ کا مطالعہ اس ضمن میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے رمضان المبارک کی صحیح قدر و قیمت دل میں پیدا ہوگی اور اپنے اوقات کو قیمتی بنانے کا جذبہ اجاگر ہوگا۔ رمضان المبارک کے اس اولین عشرے میں پیدا ہونے والے جوش و خروش سے فائدہ اٹھائیے۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ ”کیفیات“ مہمان ہوتی ہیں، اگر ان کا صحیح اکرام کیا جائے تو رہتی ہیں ورنہ چلی جاتی ہیں۔ رمضان المبارک کے آغاز میں ہم سب کو ایک خاص کیفیت نصیب ہوتی ہے۔ خوش نصیب اس کو ہاتھوں ہاتھ لے کر اس میں روز افزوں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور کم نصیب اس کی ناقدری کر کے ٹھکرا بیٹھتے ہیں اور نتیجتاً رمضان المبارک میں بھی یوں ہی دامن بیٹھے ہوتے ہیں گویا رحمتوں کی اس برسات میں ایک بوند بھی ان کا مقدر نہ ہو۔ رمضان میں جن مختلف امور اور عبادتوں کا اہتمام باعثِ ثواب و فضیلت ہے ذیل میں ان کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ان کو اختیار کر کے ہر مسلمان اس مہینے کو قیمتی بنا سکتا ہے۔

ہر مسلمان حسب استطاعت روزہ داروں کو افطار کروا کر دہرا اجر حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت زید بن خالد جینی رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا اس کو روزہ دار کے مثل اجر ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ (رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ)

رمضان اور قرآن کا باہم گہرا تعلق ہے۔ قرآن کو اتارنے کے لیے ”شہر رمضان“ کا انتخاب بلاوجہ نہیں کیا گیا۔ اس مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت کا کثرت سے اہتمام ہو۔ قرآن کریم کو صحیح اور درست پڑھیں، تلفظ

اور ادائیگی میں غلطیوں سے اجتناب کریں، اگر پہلے سے پڑھا ہوا نہیں تو کسی قاری صاحب کو سنانے کا اہتمام کریں اس مہینے میں قرآن پاک کے حوالے سے اتنی محنت کریں کہ قرآن صحیح پڑھنا آجائے۔ کتاب اللہ سے اپنے ٹوٹے رشتے جوڑنے کے لیے موقع کو غنیمت جانئے۔ تلاوت اور تدریسی دونوں کو معمول بنائیے۔ علماء کرام خصوصی درس قرآن کی محافل منعقد کریں اور عوام الناس جوش و خروش سے شرکت فرمائیں۔

خیر کے کاموں میں خرچ کر کے جہاں ایک طرف نیکی کے کاموں میں تعاون اور مستحق لوگوں کی امداد ہوتی ہے تو دوسری طرف رمضان میں عام دنوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ اجر حاصل ہوتا ہے، اس لئے زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور فطرانے کے ذریعے مستحقین کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کا حق ان تک پہنچایا جائے۔

والدین کی اطاعت و فرماں برداری رمضان کو قیمتی بنانے کا ایک بہت ہی اہم وسیلہ اور ذریعہ ہے کوشش کریں کہ اس مہینے میں خاص طور پر والدین کے قریب رہیں، ان کی خدمت کریں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، ان کو ہر طرح کی راحت و سہولت پہنچائیں۔

مسواک کا اہتمام کریں، ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا سنت ہے۔ عام دنوں کے مقابلے میں رمضان میں سنت کا ثواب فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔

رمضان کے مبارک مہینے کو قیمتی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم اس مہینے میں گھر کے تمام افراد پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں موجود اسباب معاصی و انٹرنیٹ و موبائل کے بے جا استعمال سے اپنے آپ کو دور رکھیں تاکہ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو سکیں۔ ویسے تو رمضان کا ہر لمحہ دعا کی قبولیت کا ہوتا ہے، لیکن افطار سے پہلے کے چند لمحات بہت ہی قیمتی ہیں، یہ دعا کی قبولیت کے یقینی اوقات میں سے ہیں۔ فضول کاموں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اس وقت کو قیمتی جان کر دعا میں مصروف ہو جائیں، اپنے لیے اور تمام امت مسلمہ کے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کی دعا کریں۔

حقوق العباد کی طرف سے عام طور پر غفلت برتی جاتی ہے۔ اس مہینے میں اس طرف بھرپور توجہ ہو۔ اطمینان سے بیٹھ کر اپنے اوپر عائد حقوق و فرائض اور واجبات کا جائزہ لیجئے۔ جہاں جہاں کوتاہی ہوئی ہو اس کو باقاعدہ لکھ لیجئے اور پھر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اس گناہ پر معافی مانگیے اور پھر اس کی تلافی یا ادائیگی کے لیے کمر بستہ ہو جائیے۔ اس مہینے کی ایک اہم خصوصیت توفیق کی ارزانی ہے جو کام آپ سال بھر نہیں کر پاتے، وہ رمضان کے ایک دن میں ہو جاتے ہیں۔ جن کاموں کے بارے میں آپ سوچ

سوچ کر رہ جاتے ہیں ان کو انجام دے ڈالیے۔

بیوی بچوں، بہن بھائیوں اور اپنے ماتحتوں کی فکر کریں کہ وہ بھی اس مہینے کو قیمتی بنائیں، خدا نخواستہ ان کے اوقات کسی غلط اور لغو کام میں صرف نہ ہو جائیں، پیار، محبت، ترغیب اور بقدر ضرورت ترہیب کے ساتھ ان کو اعمال خیر کی طرف متوجہ کریں۔ ملازمین اور نوکروں کا بوجھ ہلکا کر دیں۔

نماز پنج گانہ باجماعت ادا کرنے کو ہر حال میں یقینی بنائیں۔ عام طور پر مغرب میں افطار کی وجہ سے اور فجر میں نیند کے غلبہ کی وجہ سے جماعت کی نماز سے غفلت برتی جاتی ہے، یہ بہت بڑی محرومی کی بات ہے، تھوڑی سی ہمت کر کے ہم خود بھی اور ترغیب کے ذریعے دوسروں کو بھی اس غفلت سے بچا سکتے ہیں، فرائض کے علاوہ سنن اور نوافل کا بھی خاص اہتمام ہو، اشراق، چاشت، ادابین اور تہجد کے علاوہ کبھی کبھ وقت نوافل کے لیے مخصوص کر دیں، کیوں کہ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ۷۰ گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ سحری کا وقت بہت ہی قیمتی ہوتا ہے، اس وقت اللہ کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے، ایک تو سحری کھانے کا اہتمام ہو، اس کے علاوہ اذکار، وظائف، استغفار اور تسبیحات کے لے وقت نکالا جائے، اس وقت استغفار کرنا متقیوں اور اہل جنت کی صفات میں سے ہے۔

رمضان بھر پوری 20 رکعت نماز تراویح کا اہتمام ہو، بیس رکعات تراویح پر خیر القرون سے لے کر آج تک تمام امت مسلمہ متفق ہے، سستی اور غفلت یا کسی کے شک میں ڈالنے سے آٹھ رکعات پڑھ کر جان نہ چھڑائیں، بلکہ مکمل ۲۰ رکعات تراویح ہی ادا کریں، بلا عذر سستی کرنا بڑی محرومی کی بات ہے۔

خواتین اپنے گھروں میں فرض نمازوں کے ساتھ تراویح بھی (بغیر جماعت کے) ادا کریں اور اعتکاف کا بھی اہمی سے ارادہ کریں، تراویح اور اعتکاف کا حکم جیسے مردوں کے لیے ہے، ایسے خواتین ہی کے لیے بھی ہے۔

بچوں کو بھی نماز روزے کی ترغیب دیں جو بچے قریب البلوغ ہیں انہیں ابھی سے روزے رکھوائیں، ان کی ہمت بندھوائیں۔ حضرت رُبیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رمضان میں اپنے بچوں کو روزہ رکھواتے تھے اور ان کو مشغول رکھنے لیے کھلونے بنا کر دیتے تھے۔

خواتین رمضان کی مبارک گھڑیوں کو صرف کھانے پکانے میں صرف نہ کریں، اس میں کوئی شک نہیں کہ افطاری و سحری تیار کرنا باعث اجر و ثواب ہے، لیکن اس میں بقدر ضرورت وقت صرف کریں بقیہ اوقات تلاوت، اذکار اور نوافل کی آدائیگی میں گزاریں۔ لغو گوئی، غیبت اور فضول گپ شپ میں وقت برباد کرنا

بڑے خسارے کی بات ہے۔ خواتین ٹی وی پر نشر ہونے والے مارنگ شو بڑے اہتمام سے دیکھتی ہیں اور رمضان المبارک میں رمضان کے عنوان سے سحر و افطار کے اوقات میں زرق برق لباس میں ملبوس فنکار خواتین و حضرات مخلوط محافل قائم کر کے فضائل رمضان اور روزے کی فریضیت کے حوالے سے اپنے اپنے فلسفے بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ قرآن و حدیث کی تعلیمات سے انہیں کس قدر واقفیت ہے، ایسے پروگراموں سے اجتناب از حد ضروری ہے۔ وہ ماحول بذات خود ایمان کے لیے زہر قاتل ہے۔

رمضان میں اکثر مرد و خواتین بازاروں میں گھوم پھر کر کپڑوں، جوتوں اور دیگر اشیا کی خریداری میں اپنے قیمتی اوقات ضائع کرتے ہیں، اعمال صالحہ سے محروم ہو جاتے ہیں، رمضان سے متعلق جتنی ضروریات ہیں وہ اس مہینے کے شروع ہونے سے پہلے ہی پوری کر لی جائیں اور اگر رمضان میں کوئی ضرورت ہو تو بقدر ضرورت چیزیں خرید کر فوراً گھر لوٹ آئیں، بازاروں اور شاپنگ مالوں میں فضول گھوم پھر کر اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کیا جائے۔

آخری بات جو رمضان المبارک کی وصولی میں سب سے مفید اور مؤثر ثابت ہو سکتی ہے، وہ ”صحبت صالحا“ ہے۔ علماء و صلحا کی صحبت میں بھی کچھ وقت ضرور گزارا جائے اور بنظر عمیق ان کے رمضان کا مشاہدہ کیا جائے۔ اللہ والوں کا رمضان عجیب و غریب ہوتا ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ شیخ الحدیث قطب الاقطاب حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ نے تو ایک خاص رسالہ اس ضمن میں مرتب فرمایا ہے جس کا نام ہی ”اکابر کا رمضان“ ہے کہ پتہ چلے کہ اللہ والے رمضان المبارک کس طرح گزارتے تھے۔ اس رسالے کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے تاکہ ہمارے اندر بھی رمضان المبارک کو اس کے شانیاں شان گزارنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اسی ماہنامے میں ”رمضان المبارک میں اکابر کے معمولات“ کے عنوان سے ایک مضمون شامل ہے جس کا کچھ حصہ حضرت شیخ الحدیث کے رسالے ”اکابر کا رمضان“ سے ماخوذ ہے اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

یہ چند امور قابل توجہ ہیں، ان کے علاوہ بھی ائمہ مساجد اور مستند علماء سے پوچھ پوچھ کر اس ماہ مقدس کو قیمتی بنا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس مہینے کی قدر دانی نصیب فرمادے۔ آمین

والسلام

مدیر مسؤل

مفتی محمد شفیع

سابق مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند

احکام رمضان المبارک

رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے۔ جو اس کے فرض ہونے کا انکار کرے مسلمان نہیں رہتا اور جو اس فرض کو ادا نہ کرے وہ سخت گناہ گار فاسق ہے۔

روزہ کی نیت:

نیت کہتے ہیں دل کے قصد و ارادہ کو، زبان سے کچھ کہے یا نہ کہے۔ روزہ کے لیے نیت شرط ہے، اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا یا پیا نہیں تو روزہ نہ ہوگا۔
مسئلہ: رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے اور رات کو نہ کی ہو تو دن کو بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک کر سکتا ہے؛ بشرطیکہ کچھ کھایا یا پیا نہ ہو۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) کان اور ناک میں دوا ڈالنا، (۲) قصداً منہ بھرتے کرنا، (۳) کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا، (۴) عورت کو چھونے وغیرہ سے انزال ہو جانا، (۵) کوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادتاً کھائی نہیں جاتی، جیسے لکڑی، لوہا، کچا گیہوں کا دانہ وغیرہ، (۶) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا، بیڑی، سگریٹ، حقہ پینا اسی حکم میں ہیں، (۷) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی، (۸) دن باقی تھا؛ مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے، روزہ افطار کر لیا۔

تنبیہ: ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے، کفارہ لازم نہیں ہوتا۔
(۱۰) جان بوجھ کر بدون بھولنے کے بیوی سے صحبت کرنے یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا بھی لازم ہوتی ہے اور کفارہ بھی۔

کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ روزے متواتر رکھے، بیچ میں ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنے پڑیں گے اور اگر روزہ کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلاوے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں؛ مگر مکروہ ہو جاتا ہے:

(۱) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا، ٹوٹھ پیسٹ یا منجن یا کونکہ سے دانت صاف کرنا بھی روزہ میں مکروہ ہیں۔

(۲) تمام دن حالت جنابت میں بغیر غسل کیے رہنا۔

(۳) فصد کرانا، کسی مریض کے لیے اپنا خون دینا جو آج کل ڈاکٹروں میں رائج ہے یہ بھی اس میں داخل ہے۔

(۴) غیبت یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا یہ ہر حال میں حرام ہے، روزہ میں اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے۔

(۵) روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا خواہ انسان کو ہو یا کسی بے جان چیز کو یا جاندار کو، ان سے بھی روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا!

(۱) مسواک کرنا۔ (۲) سر یا مونچھوں پر تیل لگانا۔ (۳) آنکھوں میں دوا، یا سرمہ ڈالنا۔ (۴) خوشبو سونگھنا۔ (۵) گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔ (۶) کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔ (۷) بھول کر کھانا پینا۔ (۸) حلق میں پانی ڈالنا یا بلا قصد چلا جانا۔ (۱۰) خود بخود قے آجانا۔ (۱۱) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا۔ (۱۲) دانتوں میں سے خون نکلے؛ مگر حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔ (۱۳) اگر خواب میں یا صحبت سے غسل کی حاجت ہوگئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا اور اسی حالت میں روزہ کی نیت کر لی تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔

وہ عذر جن سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے:

(۱) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو، یا مرض بڑھنے کا شدید خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بعد رمضان اس کی قضا لازم ہے۔

(۲) جو عورت حمل سے ہو اور روزہ میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرے۔

(۳) جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہے، اگر روزہ سے بچہ کو دودھ نہیں ملتا، تکلیف پہنچتی ہے تو روزہ نہ رکھے پھر قضا کرے۔

(۴) مسافر شرعی (جو کم از کم اڑتالیس میل کے سفر کی نیت پر گھر سے نکلا ہو) اس کے لیے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، پھر اگر کچھ تکلیف و وقت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ سفر ہی میں روزہ رکھ لے اگر خود اپنے آپ کو یا اپنے ساتھیوں کو اس سے تکلیف ہو تو روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے۔

(۵) بحالت روزہ سفر شروع کیا تو اس روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کچھ کھانے پینے کے بعد سفر سے وطن واپس آ گیا تو باقی دن کھانے پینے سے احتراز کرے اور اگر ابھی کچھ کھایا یا پینا نہیں تھا کہ وطن میں ایسے وقت واپس آ گیا جب کہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہو یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کر لے۔

(۶) کسی کو قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لیے توڑ دینا جائز ہے پھر قضا کر لے۔

(۷) کسی بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ کسی مسلمان دیندار ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا خطرہ لاحق ہو تو روزہ توڑ دینا جائز؛ بلکہ واجب ہے اور پھر اس کی قضا لازم ہوگی۔

(۸) عورت کے لیے ایام حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے یعنی نفاس اس کے دوران میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ ان ایام میں روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرے۔ بیمار، مسافر، حیض و نفاس والی عورت جن کے لیے رمضان میں روزہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے ان کو بھی لازم ہے کہ رمضان کا احترام کریں، سب کے سامنے کھاتے پیتے نہ پھریں۔

روزہ کی قضا

(۱) کسی عذر سے روزہ قضا ہو گیا تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہیے۔ زندگی اور طاقت کا

بھروسہ نہیں، قضا روزوں میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا ایک ایک دودو کر کے رکھے۔
(۲) اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہونے کے بعد اتنا وقت نہ پائے کہ جس میں قضا شدہ روزے ادا کرے تو قضا اس کے ذمہ لازم نہیں۔ سفر سے لوٹنے اور بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں، اتنے ہی کی قضا لازم ہوگی۔

سحری

روزہ دار کو آخرات میں صبح صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا مسنون اور باعثِ برکت و ثواب ہے۔ نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہو جائے گی؛ لیکن بالکل آخر شب میں کھانا افضل ہے۔ اگر مؤذن نے صبح سے پہلے اذان دے دی تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں؛ جب تک صبح صادق نہ ہو جائے۔ سحری سے فارغ ہو کر روزہ کی نیت دل میں کر لینا کافی ہے اور زبان سے بھی یہ الفاظ کہہ لے تو اچھا ہے۔

بِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

افطاری

آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے، ہاں جب ابر وغیرہ کی وجہ سے اشتباہ ہو تو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے اور تین منٹ کی احتیاط بہر حال کرنا چاہیے۔
کھجور اور خرما سے افطار کرنا افضل ہے اور کسی دوسری چیز سے افطار کریں تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں، افطار کے وقت یہ دعا مسنون ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ

اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھے:

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللهُ

تراویح

(۱) رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت سنت موگدہ ہے۔
(۲) تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔ محلہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی شخص علیحدہ اپنے گھر میں اپنی تراویح پڑھ لے تو سنت ادا ہوگئی، اگرچہ مسجد اور جماعت کے ثواب سے محروم رہا اور اگر

محلہ ہی میں جماعت نہ ہوئی تو سب کے سب ترک سنت کے گنہگار ہوں گے۔

(۳) تراویح میں پورا قرآن مجید ختم کرنا بھی سنت ہے۔ کسی جگہ حافظ قرآن سنانے والا نہ ملے یا ملے؛ مگر سنانے پر اجرت و معاوضہ طلب کرے تو چھوٹی سورتوں سے نماز تراویح ادا کریں، اُجرت دے کر قرآن نہ سنیں؛ کیوں کہ قرآن سنانے پر اجرت لینا اور دینا حرام ہے۔

(۴) اگر ایک حافظ ایک مسجد میں بیس رکعت پڑھ چکا ہے، اس کو دوسری مسجد میں اسی رات تراویح پڑھنا درست نہیں۔

(۵) جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئی ہو تو جب امام وتر کی جماعت کرائے اس کو بھی جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے، اپنی باقی ماندہ تراویح بعد میں پوری کرے۔

(۶) قرآن کو اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں بڑا گناہ ہے، اس صورت میں نہ امام کو ثواب ہوگا، نہ مقتدی کو۔ جمہور علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔

اعتکاف

(۱) اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہے اور سوائے ایسی حاجات ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں (جیسے پیشاب، پاخانہ کی ضرورت یا غسل واجب اور وضو کی ضرورت) مسجد سے باہر نہ جائے۔

(۲) رمضان کے عشرہ اخیر میں اعتکاف کرنا سنت موگدہ علی الکفایہ ہے۔ یعنی اگر بڑے شہروں کے محلہ میں اور چھوٹے دیہات کی پوری بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے اوپر ترک سنت کا وبال رہتا ہے اور کوئی ایک بھی محلہ میں اعتکاف کرے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔

(۳) بالکل خاموش رہنا اعتکاف میں ضروری نہیں؛ بلکہ مکروہ ہے؛ البتہ نیک کلام کرنا اور لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے۔

(۴) اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں، نماز، تلاوت یا دین کی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا یا جو عبادت دل چاہے کرتا رہے۔

(۵) جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے، اگر اس میں جمعہ نہیں ہوتا، تو نماز جمعہ کے لیے اندازہ کر کے

ایسے وقت مسجد سے نکلے جس میں وہاں پہنچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ سن سکے۔ اگر کچھ زیادہ دیر جامع مسجد میں لگ جائے، جب بھی اعتکاف میں خلل نہیں آتا۔

(۶) اگر بلا ضرورت طبعی یا شرعی تھوڑی دیر کو بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا، خواہ عمداً نکلے یا بھول کر۔ اس صورت میں اعتکاف کی قضا کرنا چاہیے۔

(۷) اگر آخر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو ۲۰/ تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آجائے تب اعتکاف سے باہر ہو۔

(۸) غسلِ جمعہ یا محض ٹھنڈک کے لیے غسل کے واسطے مسجد سے باہر نکلنا مُعْتَكِف کو جائز نہیں۔

شبِ قدر

چونکہ اس امت کی عمریں بہ نسبت پہلی امتوں کے چھوٹی ہیں؛ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک رات ایسی مقرر فرمادی ہے کہ جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے؛ لیکن اس کو پوشیدہ رکھا؛ تاکہ لوگ اس کی تلاش میں کوشش کریں اور ثواب بے حساب پائیں۔ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شبِ قدر ہونے کا زیادہ احتمال ہے یعنی ۲۱ ویں، ۲۳ ویں، ۲۵ ویں، ۲۷ ویں، ۲۹ ویں شب۔ اور ۲۷ ویں شب میں سب سے زیادہ احتمال ہے۔ ان راتوں میں بہت محنت سے عبادت اور توبہ و استغفار اور دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت یا فرصت نہ ہو تو جس قدر ہو سکے جاگے اور نفل نماز یا تلاوت قرآن یا ذکر و تسبیح میں مشغول رہے اور کچھ نہ ہو سکے تو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے، حدیث میں آیا ہے کہ یہ بھی رات بھر جاگنے کے حکم میں ہو جاتا ہے، ان راتوں کو صرف جلسوں تقریروں میں صرف کر کے سو جانا بڑی محرومی ہے، تقریریں ہر رات ہو سکتی ہیں، عبادت کا یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

البتہ جو لوگ رات بھر عبادت میں جاگنے کی ہمت کریں، وہ شروع میں کچھ وعظ سن لیں، پھر نوافل اور دعا میں لگ جائیں تو درست ہے۔

ترکیب نمازِ عید

اول زبان یا دل سے نیت کرو کہ دو رکعت نمازِ عید واجب مع چھ زائد تکبیروں کے پیچھے اس امام کے۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لو اور سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھو پھر دوسری اور تیسری تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی میں باندھ لو اور جس طرح ہمیشہ نماز پڑھتے ہو پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورت کے بعد جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہہ کر پہلی، دوسری اور تیسری دفعہ میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی تکبیر کہہ کر بلا ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جاؤ۔ باقی نماز حسب دستور تمام کرو۔ خطبہ سُن کر واپس جاؤ۔
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

مسائل زکوٰۃ

وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

مسئلہ: اگر کسی کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہے یا اس میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر روپیہ یا نوٹ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ نقد روپیہ بھی سونے چاندی کے حکم میں ہے (شامی) اور سامان تجارت اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

مسئلہ: کارخانے اور مل وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ فرض نہیں؛ لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اسی طرح جو خام مال کارخانہ میں سامان تیار کرنے کے لیے رکھا ہے اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے (در مختار و شامی)

مسئلہ: سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے، زیور، برتن؛ حتیٰ کہ سچا گولہ، ٹھپہ، اصلی زری، سونے چاندی کے بٹن، ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے، اگرچہ ٹھپہ گولہ اور زری کپڑے میں لگے ہوئے ہوں۔
مسئلہ: کسی کے پاس کچھ روپیہ، کچھ سونا یا چاندی اور کچھ مال تجارت ہے؛ لیکن علیحدہ علیحدہ بقدر نصاب ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں ہے تو سب کو ملا کر دیکھیں اگر اس مجموعہ کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہوگی اور اگر اس سے کم رہے تو زکوٰۃ فرض نہیں (ہدایہ)

مسئلہ: ملوں اور کمپنیوں کے شیئرز پر بھی زکوٰۃ فرض ہے؛ بشرطیکہ شیئرز کی قیمت بقدر نصاب ہو یا اس کے علاوہ دیگر مال مل کر شیئر ہولڈر مالک نصاب بن جاتا ہو؛ البتہ کمپنیوں کے شیئرز کی قیمت میں؛ چونکہ مشینری اور مکان اور فرنیچر وغیرہ کی لاگ بھی شامل ہوتی ہے جو درحقیقت زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے؛ اس لیے اگر

کوئی شخص کمپنی سے دریافت کر کے جس قدر رقم اس کی مشینری اور مکان اور فرنیچر وغیرہ میں لگی ہوئی ہے، اُس کو اپنے حصے کے مطابق شیئرز کی قیمت میں سے کم کر کے باقی کی زکوٰۃ دے تو یہ بھی جائز اور درست ہے۔ سال کے ختم پر جب زکوٰۃ دینے لگے اس وقت جو شیئرز کی قیمت ہوگی وہی لگے گی۔ (درمختار و شامی)

مسئلہ: پراویڈنٹ فنڈ جو ابھی وصول نہیں ہوا اُس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے؛ لیکن ملازمت چھوڑنے کے بعد جب اس فنڈ کا روپیہ وصول ہوگا، اس وقت اس روپیہ پر زکوٰۃ فرض ہوگی، بشرطیکہ یہ رقم بقدر نصاب ہو یا دیگر مال کے ساتھ مل کر بقدر نصاب ہو جاتی ہو وصولیابی سے قبل کی زکوٰۃ پراویڈنٹ کی رقم پر واجب نہیں، یعنی پچھلے سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔

مسئلہ: صاحب نصاب اگر کسی سال کی زکوٰۃ پیشگی دے دے تو یہ بھی جائز ہے؛ البتہ اگر بعد میں سال پورا ہونے کے اندر مال بڑھ گیا تو اس بڑھے ہوئے مال کی زکوٰۃ علیحدہ دینا ہوگی۔ (درمختار و شامی)

جس قدر مال ہے اس کا چالیسواں حصہ (۴۰---۱) دینا فرض ہے یعنی ڈھائی فیصد مال دیا جائے گا۔ سونے، چاندی اور مال تجارت کی ذات پر زکوٰۃ فرض ہے اس کا ۴۰---۱ دے اگر قیمت دے تو یہ بھی جائز ہے؛ مگر قیمت خرید نہ لگے گی، زکوٰۃ واجب ہونے کے وقت جو قیمت ہوگی اس کا ۴۰ فی صد دینا ہوگا (درمختار، ج: ۲)

مسئلہ: ایک ہی فقیر کو اتنا مال دے دینا کہ جتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، مکروہ ہے؛ لیکن اگر دے دیا تو زکوٰۃ ادا ہوگی اور اس سے کم دینا بغیر کراہت کے جائز ہے۔ (ہدایہ ج: ۱)

مسئلہ: زکوٰۃ ادا ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ جو رقم کسی مستحق زکوٰۃ کو دی جائے وہ اس کی کسی خدمت کے معاوضہ میں نہ ہو۔

مسئلہ: ادائیگی زکوٰۃ کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کسی مستحق زکوٰۃ کو مالکانہ طور پر دے دی جائے، جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار ہو، اس کے مالکانہ قبضہ کے بغیر زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔



ماہ رمضان اور قرآن کریم کے درمیان چند مشترک خصوصیات

ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہر مسلمان، بالغ، عاقل، صحت مند، مقیم، مرد و عورت پر فرض ہے، جس کی ادائیگی کے ذریعہ خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ملکہ پیدا ہوتا ہے اور وہی تقویٰ کی بنیاد ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔“ (البقرہ: ۱۸۳)

”لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“ میں اشارہ ہے کہ زندگی میں تقویٰ پیدا کرنے کے لیے روزہ کا بڑا اثر ہے۔ اسی ماہ مبارک کی ایک بابرکت رات میں قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم سماء دنیا پر نازل ہوئی، جس سے استفادہ کی بنیادی شرط بھی تقویٰ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”یہ کتاب ایسی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں، یہ ہدایت ہے متقیوں یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لیے۔“

غرض رمضان اور روزہ کے بنیادی مقاصد میں تقویٰ مشترک ہے۔

قرآن اور رمضان کی پہلی اہم مشترک خصوصیت تقویٰ ہے، جیسا کہ قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں ذکر کیا گیا۔ دوسری مشترک خصوصیت شفاعت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”روزہ اور قرآن کریم دونوں بندہ کے لیے شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ عرض کرتا ہے کہ: یا اللہ! میں

نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روک رکھا، میری شفاعت قبول کر لیجئے، اور قرآن کہتا ہے کہ: یا اللہ! میں نے رات کو اس کو سونے سے روکا، میری شفاعت قبول کر لیجئے، پس دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔“ (رواہ احمد والطرابی فی الکبیر والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

تیسری خصوصیت جو رمضان اور قرآن دونوں میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے، وہ قرب الہی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت کے وقت اللہ تعالیٰ سے خاص قرب حاصل ہوتا ہے، ایسے ہی روزہ دار کو بھی اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہوتا ہے کہ روزہ کے متعلق حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ”میں خود ہی روزہ کا بدلہ ہوں۔“ مضمون کی طوالت سے بچنے کے لیے قرآن و رمضان کی صرف تین مشترک خصوصیات کے ذکر پر اکتفاء کرتا ہوں:

قرآن کریم کو رمضان المبارک سے خاص تعلق اور گہری خصوصیت حاصل ہے، چنانچہ رمضان المبارک میں اس کا نازل ہونا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کا شغل نسبتاً زیادہ رکھنا، حضرت جبرئیل علیہ السلام کا رمضان المبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کا دور کرانا، تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام کرنا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگان دین کا رمضان میں تلاوت کا خاص اہتمام کرنا، یہ سب امور اس خصوصیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا اس ماہ میں کثرت سے تلاوت قرآن میں مشغول رہنا چاہیے۔ ماہ رمضان کا قرآن کریم سے خاص تعلق ہونے کی سب سے بڑی دلیل قرآن کریم کا ماہ رمضان میں نازل ہونا ہے۔ اس مبارک ماہ کی ایک بابرکت رات میں اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ سے سماء دنیا پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کے بعد حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا اور تقریباً ۲۳ سال کے عرصہ میں قرآن مکمل نازل ہوا۔ قرآن کریم کے علاوہ تمام صحیفے بھی رمضان میں نازل ہوئے، جیسا کہ مسند احمد میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: مصحف ابراہیمی اور تورات و انجیل سب کا نزول رمضان میں ہی ہوا ہے۔

سورۃ العلق کی ابتدائی چند آیات ”إِنشأ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ...“ سے قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد آنے والی سورۃ القدر میں بیان کیا کہ: قرآن کریم رمضان کی بابرکت رات میں اترا ہے، جیسا کہ سورۃ الدخان میں ہے: ”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكٍ“ (الدخان: ۳) یعنی ”ہم نے اس کتاب کو ایک مبارک رات میں اتارا ہے۔“ اور سورۃ البقرہ میں ہے: ”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ“

(البقرة: ۱۸۵) یعنی ”رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔“ ان آیات میں یہ مضمون صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ غرض قرآن وحدیث میں واضح دلائل ہونے کی وجہ سے اُمتِ مسلمہ کا اتفاق ہے کہ قرآن کریم لورح محفوظ سے سماء دنیا پر رمضان کی مبارک رات میں ہی نازل ہوا، اس طرح رمضان اور قرآن کریم کا خاص تعلق روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔

رمضان المبارک کا قرآن کریم کے ساتھ خاص تعلق کا مظہر نماز تراویح بھی ہے۔ احادیث میں وارد ہے کہ ہر سال ماہِ رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کے نازل شدہ حصوں کا دور کرتے تھے۔ جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار قرآن کریم کا دور فرمایا۔ (بخاری و مسلم) نماز تراویح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع فرمائی اور مسجد میں باجماعت اس کو ادا بھی فرمایا، لیکن اس خیال سے اس کو ترک کر دیا کہ کہیں اُمت پر واجب نہ ہو جائے اور پھر اُمت کے لیے اس کو ادا کرنے میں مشقت ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان کی) ایک رات مسجد میں نماز تراویح پڑھی، لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر دوسری رات کی نماز میں شرکاء زیادہ ہو گئے، تیسری یا چوتھی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تراویح کے لیے مسجد میں تشریف نہ لائے اور صبح کو فرمایا کہ: میں نے تمہارا شوق دیکھ لیا اور میں اس ڈر سے نہیں آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر رمضان میں فرض نہ کر دی جائے۔ (مسلم۔ الترغیب فی صلاة التراويح) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ رمضان کی ترغیب تو دیتے تھے، لیکن وجوب کا حکم نہیں دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ: جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز (تراویح) پڑھے اور وہ ایمان کے دوسرے تقاضوں کو بھی پورا کرے اور ثواب کی نیت سے یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی عمل رہا، دو صدیقی اور ابتداء عہد فاروقی میں بھی یہی عمل رہا۔ (مسلم۔ الترغیب فی صلاة التراويح)

صحیح مسلم کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں نماز تراویح باجماعت سے پڑھنے کا کوئی اہتمام نہیں تھا، صرف ترغیب دی جاتی تھی اور انفرادی طور پر نماز تراویح پڑھی جاتی تھی۔ البتہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں یقیناً تبدیلی ہوئی، اس تبدیلی کی وضاحت محدثین، فقہاء اور علماء کرام نے فرمائی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عشاء کے فرائض کے بعد ترواں سے پہلے پورے رمضان باجماعت نماز تراویح شروع ہوئی، نیز قرآن کریم ختم کرنے اور رمضان میں وتر باجماعت پڑھنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ سعودی عرب کے نامور عالم، مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے (سابق) قاضی شیخ عطیہ محمد سالم^(متوفی: ۱۹۹۹) نے نماز تراویح کی چودہ سو سالہ تاریخ پر عربی زبان میں ایک کتاب ”التراویح أكثر من ألف عام فی المسجد النبوی“ تحریر کی ہے جو اس موضوع کے لیے بے حد مفید ہے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ و تابعینؓ و تابعینؓ رمضان المبارک میں قرآن کریم کے ساتھ خصوصی شغف رکھتے تھے۔ بعض اسلاف و اکابرین کے متعلق کتابوں میں تحریر ہے کہ وہ رمضان المبارک میں دیگر مصروفیات چھوڑ کر صرف اور صرف تلاوت قرآن میں دن و رات کا دافر حصہ صرف کرتے تھے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے حدیث کی مشہور کتاب ”موطأ مالک“ تحریر فرمائی ہے، جو مشہور فقیہ ہونے کے ساتھ ایک بڑے محدث بھی ہیں، لیکن رمضان شروع ہونے پر حدیث پڑھنے پڑھانے کے سلسلہ کو بند کر کے دن و رات کا اکثر حصہ تلاوت قرآن میں لگاتے تھے۔ اسلاف سے منقول ہے کہ وہ ماہ رمضان اور خاص کر آخری عشرہ میں تین دن یا ایک دن میں قرآن کریم مکمل فرماتے تھے۔ رمضان کے مبارک مہینہ میں ختم قرآن کریم کے اتنے واقعات کتابوں میں مذکور ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لہذا اس مبارک مہینہ میں زیادہ سے زیادہ اپنا وقت قرآن کریم کی تلاوت میں لگائیں۔ نماز تراویح کے پڑھنے کا اہتمام کریں اور اگر تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام کیا جائے تو بہت بہتر و افضل ہے، کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ ہر سال ماہ رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کے نازل شدہ حصوں کا دور کرتے تھے۔ جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار قرآن کریم کا دور فرمایا۔ ماہ رمضان کے بعد بھی تلاوت قرآن کا روزانہ اہتمام کریں، نیز علماء کرام کی سرپرستی میں قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم میں وارد احکام و مسائل کو سمجھ کر ان پر عمل کریں اور دوسروں تک پہنچائیں۔ اگر ہم قرآن کریم کے معنی و مفہوم نہیں سمجھ پارہے ہیں تب بھی ہمیں تلاوت کرنا چاہیے، کیونکہ قرآن کی تلاوت بھی مطلوب ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص ایک حرف قرآن کریم کا پڑھے، اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں

کہتا کہ ”اللہ“ ایک حرف، بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی)

تلاوت قرآن کے کچھ آداب ہیں جن کا تلاوت کے وقت خاص خیال رکھا جائے، تاکہ ہم عند اللہ اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ تلاوت چونکہ ایک عبادت ہے، لہذا ریاضت و شہرت کے بجائے اس سے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب و مقصود ہو، نیز وضو و طہارت کی حالت میں ادب و احترام کے ساتھ اللہ کے کلام کی تلاوت کریں۔ تیسرا اہم ادب یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اور اچھی آواز میں تجوید کے قواعد کے مطابق تلاوت کریں۔ تلاوت قرآن کے وقت اگر آیتوں کے معانی پر غور و فکر کر کے پڑھیں تو بہت ہی بہتر ہے۔ قرآن کریم کے احکام و مسائل پر خود بھی عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزہ اور تلاوت قرآن کی برکت سے تقویٰ والی زندگی گزارنے والا بنائے اور ہمیں دونوں جہاں میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین



رمضان المبارک کے تین عشروں کی دعائیں

پہلا عشرہ: رحمت (یکم رمضان سے دس رمضان المبارک)

رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ

دوسرا عشرہ: مغفرت (گیارہ رمضان سے بیس رمضان المبارک)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

تیسرا عشرہ: جہنم سے نجات (اکیس رمضان سے آخر رمضان المبارک)

اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ

شب قدر کی دعا (آخری عشرے کی طاق راتوں میں)

اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ فَاعْفُ عَنَّا

از: مولانا محمد غیاث الدین حسامی

خواتین کا ذوقِ عبادت

قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کے مقصدِ زندگی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے انسانوں اور جنات کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، (الذاریات ۶۵) یہی بات ایک حدیثِ قدسی میں کچھ تفصیل کے ساتھ ہے کہ اے میرے بندو! میں نے تمہیں اس لیے پیدا نہیں کیا کہ تم تنہائی میں میرے انیس بنو، اور نہ اس لیے کہ قلت میں تمہارے ذریعے میں کثرت حاصل کرو، اور نہ اس لیے کہ تنہا ہونے کے باعث کسی کام کے کرنے سے عاجز ہو کر میں تمہاری مدد کا طلب گار بنوں اور نہ اس لیے کہ تمہارے ذریعے کوئی نفع حاصل کروں یا کسی مضرت کو دفع کروں، میں نے تو تمہیں اس لیے پیدا کیا کہ تم زندگی بھر میری بندگی اختیار کروں، کثرت سے میرا ذکر کرو اور صبح و شام میری تسبیح پڑھتے رہو۔ (عبادت کا حقیقی مفہوم مصنف ڈاکٹر یوسف القرضاوی ۴۳)

عبادت کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کے ہر فرد بشر سے ایک مضبوط عہد لیا ہے، جسے قرآن مجید نے واضح الفاظ میں ذکر کیا ہے کہ اے آدمؑ عزوجل تعالیٰ کی اولاد! کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا ہے کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا؛ اس لیے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، اور میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے (سورہ لیسین ۶۰-۱۶)؛ لیکن انسانِ گردشِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اس وعدہٴ خداوندی کو بھول گیا، اور ایک خدا کی عبادت کی بجائے کئی خداؤں کی عبادت کرنے لگا، اور ہر ذی اثر چیزوں کو خدا کا درجہ دے دیا، اس کی اسی غفلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں اور نزولِ کتب کا سلسلہ شروع کیا، جس کے ذریعے پوری انسانیت کو ایک اللہ سے کیے ہوئے اس وعدے کو یاد دلایا اور انہیں بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ

کی عبادت کی طرف پھیر دیا، ان نیک فطرت نبیوں اور رسولوں کا اپنی قوم کے لیے ایک ہی نعرہ تھا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارے لیے کوئی معبود نہیں ہے، قرآن کریم کی بہت سی آیتوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث میں عبادت کی بہت تاکید کی گئی ہے، اور یہ بھی بتلادیا گیا ہے کہ جو شخص اپنے مقصدِ زندگی (عبادت) میں کامیاب ہوگا وہی رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرے گا اور جو ناکام و نامراد ہوگا وہ رب کی ناراضگی کی وجہ سے عذاب و عقاب کا مستحق ہوگا؛ اس لیے بندے کی اصل کامیابی حکمِ الہی اور طریقہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عبادت کرنے میں مضمر ہے، اور جو بندہ عبادت و بندگی کے علاوہ دوسرے طریقہ میں کامیابی کا طلب گار ہوگا، اُس کے لیے ناکامی لکھ دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مردوں کے اوصافِ بندگی کے ساتھ ساتھ عورتوں کے اوصافِ عبادت کو بھی ذکر کیا، اور اس پر ملنے والے اجر و ثواب کا انھیں بھی مستحق قرار دیا، جس کی طرف قرآن کریم کی یہ آیت اشارہ کر رہی ہے، ”یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، اللہ سے ڈرنے والے مرد اور اللہ سے ڈرنے والی عورتیں، صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنے ستر کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنے ستر کی حفاظت کرنے والی عورتیں، اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کیا ہے“ (الاحزاب ۵۳)

تاریخِ اسلام اس بات پر گواہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے آج تک عبادت و بندگی کے اس حکم پر جہاں مردوں نے عمل کیا ہے وہیں عورتیں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں، خالق کائنات کی رضا جوئی کے لیے جہاں مرد اپنی راتوں کو عبادت سے مزین کریں وہیں عورتیں بھی اطاعت و بندگی کے ذریعہ اپنی راتوں کو سجائیں، اور اپنے مولیٰ سے ہم کلامی کے لیے شب بیداری اور آہ سحر گاہی کا معمول بنائیں، جہاں رسول اللہ ﷺ پورے جذبہ کے ساتھ عبادت میں مصروف ہوا کرتے وہیں آپ ﷺ کی صحبت میں رہنے والی ازواجِ مطہرات بھی پورے شوق و جذبہ کے ساتھ فریضہٴ بندگی بجالاتیں، جہاں صحابہ طریقہٴ نبی ﷺ کے مطابق عبادت کیا کرتے وہیں، صحابیات بھی آپ ﷺ کی تعلیمات کی مطابق عمل کرتیں، اور جس طرح عبادت کے میدان میں حسنِ بصریؒ جیسے باکمال ولی پیدا ہوئے اسی طرح رابعہ بصریؒ جیسی ولیہ بھی پیدا ہوئیں، عبادت گزاروں کی فہرست اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی، جب تک ان برگزیدہ خواتین کا تذکرہ نہ کیا جائے، جن

کے جذبہٴ عبادت و بندگی اور رضائے الہی کے حصول کی کوششوں کو دیکھ کر موجودہ دور کی خواتین بھی اپنے مقصدِ زندگی کو یاد کر سکتی ہے اور اپنے مولیٰ حقیقی کی عبادت میں ہمہ تن مصروف ہو سکتی ہے۔

خیر القرون اور دورِ سلفِ صالحین کی خواتین کو عبادت کا اتنا زیادہ شوق تھا کہ اپنے دن و رات کا اکثر حصہ عبادتِ الہی میں گزارتیں اور اپنے آپ کو ان اعمال میں لگاتیں جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنے والے ہوتے۔

آپ ﷺ کی سب سے چہیتی بیوی حضرت عائشہ صدیقہؓ عبادت گزار تھیں، اللہ سے نہایت ڈرنے والی تھیں، چاشت کی نماز پابندی کے ساتھ ادا کرتی تھیں، رمضان المبارک میں تراویح کا خاص اہتمام کرتیں، ان کا غلام نمازِ تراویح میں امامت کرتا اور وہ مقتدی ہوتیں، اکثر روزے رکھا کرتیں، پورے جذبہ کے ساتھ ہر سال برابر حج ادا کرتیں، غلاموں پر شفقت کرتیں اور ان کو خرید کر آزاد کرتیں (شرح بلوغ المرام)

امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہؓ کی زندگی نہایت زاہدانہ تھی، انھیں عبادتِ الہی سے بہت زیادہ لگاؤ تھا، رمضان شریف کے علاوہ ہر مہینہ میں تین روزے پابندی کے ساتھ رکھا کرتیں، اطاعتِ خداوندی ہر عمل میں صاف نظر آتا تھا، جہاں اور امر کی بے حد پابند تھیں وہیں نواہی سے بھی بچنے کا التزام کرتی تھیں۔ (ابن سعد)

امّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحشؓ بڑی دیندار، پرہیزگار، حق گو اور رونے والی تھیں، ان کی عبادت و زہد کا اعتراف خود رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے، حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب ”الاصاب“ میں ایک واقعہ تحریر کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ہاجرین کی ایک جماعت میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، حضرت زینبؓ بھی اس موقع پر موجود تھیں، انھوں نے کوئی ایسی بات کہی جو حضرت عمرؓ کو پسند نہیں آئی، انھوں نے ذرا تلخ انداز میں حضرت زینبؓ کو دخل دینے سے منع کیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا، اے عمرؓ! انھیں کچھ نہ کہو یہ اوّاہ (خدا سے ڈرنے والی) ہیں۔

امّ المؤمنین حضرت جویریہؓ بھی بڑی عبادت گزار خاتون تھیں، رسول اللہ ﷺ انھیں اکثر عبادت و بندگی میں مشغول پاتے، آپ ﷺ جب کبھی گھر سے باہر جاتے یا گھر تشریف لاتے تو انھیں اپنے رب سے راز و نیاز کرتے ہوئے پاتے، ایک دن حضور انور ﷺ نے انھیں صبح کے وقت اپنے گھر کی مسجد (نماز کی جگہ) میں عبادت کرتے ہوئے دیکھا پھر ضروریات سے فارغ ہو کر آئے تو بھی اسی حالت میں ان کو پایا، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم ہمیشہ اسی طرح عبادت کرتی رہتی ہو، انھوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! تو

آپ ﷺ نے فرمایا: ”یکلمات پڑھا کرو ان کو تمہاری نفل عبادت پر ترجیح حاصل ہے: سبحان اللہ، سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ، سبحان اللہ زنة عرشہ سبحان اللہ زنة عرشہ، سبحان اللہ مداد کلماتہ، سبحان اللہ مداد کلماتہ (مسند احمد)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بارہ رکعات نفل روزانہ پڑھے گا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا، آپ ﷺ کا یہ ارشاد حضرت ام حبیبہؓ بھی سن رہی تھیں، اس کے بعد پوری زندگی یہ بارہ رکعات ان کے معمول میں رہیں کبھی ان کو ترک نہیں کیا (مسند احمد حدیث نمبر ۱۹۷۰۹)

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراءؓ کو عبادت الہی سے بے انتہا شغف تھا، ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ تہجد گزار اور کثرت سے روزے رکھنے والی تھیں، خوف الہی سے ہر وقت لرزاں رہتی تھیں، زبان پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رہتا تھا، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں فاطمہؓ کو دیکھتا تھا کہ کھانا پکاتی تھیں اور ساتھ ساتھ خدا کا ذکر کرتی جاتی تھیں، وہ سچائی پیتے وقت بھی قرآن پاک کی تلاوت کرتی تھیں لیکن گھر کے کام میں کوئی فرق نہیں آنے دیتی تھیں، سیدنا حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ ماجدہ کو صبح سے شام تک محراب عبادت میں اللہ تعالیٰ کے آگے گریہ و زاری کرتے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اس کی حمد و ثنا کرتے اور دعائیں مانگتے دیکھا کرتا تھا، یہ دعائیں وہ اپنے لیے نہیں، بلکہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے مانگتی تھیں، عبادت کرتے وقت آپ کا نورانی چہرہ زرد ہو جاتا تھا، جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا، آنکھوں سے آنسو جاری رہتے، حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراءؓ کی عبادت کا یہ حال تھا کہ اکثر ساری رات نماز میں گزار دیتی تھیں بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی عبادت الہی کو ترک نہیں کرتی تھیں۔ (سیرت فاطمہ الزہراءؓ)

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ عبادت و بندگی میں شہرہ رکھتی تھیں، نہایت درجہ کی عابدہ اور زاہدہ تھیں، کثرت عبادت ان کا خصوصی وصف تھا، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف کی نماز پر ہارے تھے، بہت سے صحابیات بھی شریک نماز تھیں، ان میں حضرت اسماءؓ بھی شامل تھیں، آپ ﷺ نے نماز کو کئی گھنٹے طویل کیا، حضرت اسماءؓ کی طبیعت کچھ کمزور تھی، تھک کر چور چور ہو گئیں؛ لیکن بڑے استقلال سے کھڑی رہیں، جب نماز ختم ہوئی تو غش کھا کر گر پڑیں، چہرے اور سر پر پانی چھڑکا گیا تو ہوش میں آئیں (بخاری شریف)

حضرت خولاءؓ بھی عبادت الہی سے کافی شغف رکھتی تھیں اور ساری عبادت اور نماز پڑھنے میں گذارتی تھیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں حضرت

خولاءؓ کا ادھر سے گذر ہوا تو حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ خولاء ہے، جو پوری رات عبادت میں گذارتی ہے اور رات بھر سوتی نہیں، اس پر آپ ﷺ نے تعجب سے فرمایا کہ رات بھر نہیں سوتیں؟ پھر فرمایا کہ انسان کو اتنا ہی کام کرنا چاہیے جسے وہ ہمیشہ نباہ سکے (مسند احمد)

حضرت صفوان بن معطلؓ کی اہلیہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آ کر شکایت کرنے لگی کہ ان کے شوہر انہیں نماز پڑھنے کی بنا پر سختی کرتے ہیں، جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ بھی ٹڑوادیتے ہیں، حضور انور ﷺ نے صفوان بن معطلؓ سے وجہ دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ نماز میں دو لمبی لمبی سورتیں پڑھتی ہیں اور میں انہیں اس سے منع کرتا ہوں، اور روزہ ٹڑوانے کی حقیقت یہ ہے کہ جب یہ نفل روزے رکھنے پر آتی ہیں تو رکھتی ہی چلی جاتی ہیں جو میرے لیے تکلیف دہ ہے۔ (مسند احمد)

خوابوں کی تعبیر بتانے والے مشہور امام محمد ابن سیرینؒ کی بیٹی حفصہ بنت سیرین اپنے زمانے کی معروف تابعیہ ہیں، جن کے بلند مرتبہ کی گواہی اہل معرفت حضرات نے دی ہے، حفصہ بنت سیرینؒ پاکیزگی، عزت و عفت، اور دین و عبادت کے اعتبار سے عورتوں کی سردار تھیں، ان کی الگ کوٹھری تھی جس میں وہ اکثر عبادت کرتی تھیں، مہدی بن میمونؒ فرماتے ہیں کہ حفصہ بنت سیرینؒ تیس سال تک اپنے مصلیٰ سے سوائے کسی کی بات کا جواب دینے یا قضاء حاجت کے نہیں نکلیں (سیر اعلام النبلاء)

حضرت معاذ بنت عبد اللہؓ تابعیہ ہیں اور حضرت عائشہؓ و حضرت علیؓ کی شاگردہ ہیں، اپنے وقت کی بڑی عابدہ خاتون تھیں، اپنے نفس کو مخاطب کرتیں اور کہتیں کہ اے نفس! نیند تیرے سامنے ہے، اگر تو چاہے تو تیری قبر میں نیند حسرت یا خوشی میں لمبی ہو سکتی ہے، جب انہیں نیند نہیں آرہی ہوتی تو فوراً اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی مناجات میں مستغرق ہوتیں (سیر اعلام النبلاء)

یہ واقعات بتاتے ہیں کہ عورت ذات عبادت کے معاملہ میں کبھی مردوں سے پیچھے نہیں رہی؛ بلکہ ان کا ذوق عبادت اور اللہ تعالیٰ سے خصوصی تعلق و محبت مثالی رہا ہے، آج کل کی خواتین بھی ان کے نقش قدم پر چل کر دنیا و آخرت میں سرخ رو ہو سکتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے! آمین۔



رمضان المبارک کو قیمتی بنانے کے چند نسخے

رمضان المبارک اپنی تمام تر رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ ہم پر سایہ فلکِ ہونے والا ہے۔ نیکیوں کے اس موسمِ بہار سے خوب فائدہ اٹھانے کیلئے یہ چند باتیں پیش خدمت ہیں:

☆..... اس ماہ مبارک میں قرآن مجید کی تلاوت پر خصوصی توجہ دیں۔ رمضان درحقیقت ماہ قرآن ہے اور اس مہینے کو کلامِ الہی سے خصوصی مناسبت ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے ماہ مبارک میں قرآن مجید کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیں۔ اگر ساتھ ساتھ علماءِ حق کی مستند تفاسیر میں سے کسی کا مطالعہ اور ان کے حلقہٴ درس قرآن میں شمولیت کی سعادت بھی مل جائے تو کیا کہنے!

☆..... دعا، استغفار، ذکرِ الہی اور درود شریف کی خوب کثرت کریں۔ چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے اپنی زبان کو ان مبارک کلمات کا عادی بنائیں۔ فضول باتوں اور بیہودہ گوئی سے مکمل پرہیز اور احترام کریں۔

☆..... اپنی استطاعت کے مطابق مسلمانوں کو روزہ افطار کروانے کا اہتمام کریں کہ یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اللہ کے راستے میں نیز فقراء و مساکین پر خوب خرچ کریں۔ کیونکہ رمضان المبارک میں صدقات و خیرات کا اجر بھی کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

☆..... تراویح اور نماز تہجد کو مکمل توجہ اور اہتمام سے ادا کرنے کی عادت بنالیں۔ سستی اور غفلت کی بجائے چستی اور تندہی سے تمام عبادات ادا کریں۔

☆..... رمضان المبارک کا ایک منٹ کتنا قیمتی ہے؟ اندازہ لگائیں کہ ماہ مبارک کے صرف ایک منٹ میں ہم کیا کچھ کر سکتے ہیں:

(۱)..... ایک منٹ میں آپ سورہ فاتحہ جتنی سورت بآسانی تلاوت کر سکتے ہیں اور قرآن کریم کے ہر حرف

پر کم از کم دس نیکیاں تو یقینی ہیں۔ اس طرح ایک منٹ میں سینکڑوں نہیں ہزاروں نیکیاں جمع کی جاسکتی ہیں۔

(۲)..... آپ کوشش کر کے ایک چھوٹی آیت کریمہ ایک منٹ میں زبانی یاد کر سکتے ہیں۔

(۳)..... آپ ایک منٹ میں کئی مرتبہ باسہولت یہ کلمہ پڑھ سکتے ہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(۴)..... ایک منٹ میں آپ باآسانی درجنوں مرتبہ یہ کلمہ پڑھ سکتے ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ۝

(۵)..... ایک منٹ میں آپ باآسانی بیس سے پچیس مرتبہ ان الفاظ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶)..... ایک منٹ میں آپ سو مرتبہ ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی مانگ سکتے ہیں۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ

(۷)..... ایک منٹ میں آپ کسی کو کوئی اچھی بات بتا سکتے ہیں یا کسی کو برے کام سے روک سکتے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ فریضہ ادا کرنے کیلئے اور اس کا اجر و ثواب حاصل کرنے کیلئے فون یا موبائل بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(۸)..... ایک منٹ میں آپ کسی مسلمان کے ساتھ غم خواری کر سکتے ہیں، کسی بیمار مسلمان کی عیادت کر سکتے ہیں، کسی فوت شدہ مسلمان کی تعزیت کر سکتے ہیں اور کسی رشتے دار کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتے ہیں۔

(۹)..... ایک منٹ میں آپ دین کی کوئی بات، عبادات معاملات وغیرہ کے بارے میں کوئی دینی مسئلہ یا فتویٰ معلوم کر سکتے ہیں اور اس طرح آپ علم دین حاصل کرنے کا ثواب حاصل کر لیں گے۔

(۱۰)..... ایک منٹ میں آپ کئی اچھی نیتیں اور ارادے کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر نیک نیت پر بھی ایک اجر ہے۔

☆..... ایک اللہ والے نے رمضان المبارک کی برکات کا یوں بھی حساب لگایا ہے:

☆ رمضان المبارک کا ایک ایک روزہ سال بھر کے تین سو چوہن مسلسل روزوں سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

☆ بلا عذر اگر اس کا ایک روزہ بھی نہ رکھا گیا تو عمر بھر کے روزے بھی اس کی جگہ کافی نہیں ہوں گے۔

☆ رمضان میں ہر فرض کا ثواب ستر گنا، ہر نفل، اعتکاف و ذکر اور ہر نیک کام کا ثواب ستر گنا ہو کر

فرض کے برابر ہو جاتا ہے۔

☆ نماز کا ثواب گھر پر ایک کا، مسجد میں پچیس کا، جامع مسجد میں پچاس کا تھا، لیکن رمضان میں ستر گنا اور زائد ہوگا اس لئے رمضان میں گھر پر ستر، مسجد میں ستر سو پچاس، جامع مسجد میں تین ہزار پانچ سو ہو جاتا ہے اور پانچوں نماز کا گھر پر 250 کا، مسجد میں آٹھ ہزار سات سو پچاس کا اور جامع مسجد میں ستر ہزار پانچ سو کا روزانہ ثواب ہوگا۔

☆ جماعت کا ستائیس گنا، بیچ وقتہ ایک سو پینتیس اور رمضان کا ستر گنا نو ہزار چار سو پچاس ثواب ہوگا۔
☆ قرآن مجید کے ہر حرف پر دس نیکیاں تو رمضان میں سات سو ہوگی قرآن کے کل حروف تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکہتر، اس طرح پورے قرآن مجید کا ثواب رمضان میں بائیس کروڑ پینسٹھ لاکھ اکہتر ہزار سات سو بنتا ہے۔ سننے والے کو بھی اتنا ہی ثواب اور جو سمجھ کر پڑھے یا سنے سے اتنا ہی مزید ثواب اور جو پڑھے بھی، خود سننے بھی اور سمجھے بھی اسے اس ثواب کا تین گنا یعنی سڑسٹھ کروڑ چھیا نوے لاکھ نو ہزار ایک سو ثواب ملنے لگا۔ اس کے علاوہ قرآن کو مس کرنا یعنی چھونا اور دیکھنا یہ بھی دس دس گنا زیادہ عبادات ہیں۔ اسی طرح پورا قرآن مجید پڑھنے پر تیرہ ارب انسٹھ کروڑ اکیس لاکھ بیاسی ہزار نیکیوں کا ثواب ہوگا۔
☆ قرآن مجید پڑھنے کا یہ عظیم الشان ثواب شبینہ کی رات میں حاصل ہو سکتا ہے، بشرطیکہ کسی مکروہ یا خلاف شرع یا ریاء و نمود سے اس شبینہ کو ملوث نہ کیا جائے۔

☆ بسم اللہ الرحمن الرحیم جو سب کو یاد ہے اس کے انیس حرف ہیں اور رمضان میں تیرہ ہزار تین سو نیکیاں صرف بسم اللہ کے پڑھنے پر ملیں گی اور جو جو سورتیں حفظ ہوں، وضو یا بے وضو چلتے پھرتے ہر حرف پر اتنی ہی نیکیاں مفت ملیں گی۔

☆ ہر ادنیٰ سے ادنیٰ نیک کام کا ثواب ستر گنا ہے۔ خواہ راستہ سے کاٹا ہٹا نا ہی ہو۔

☆ ایک بار درود شریف پر دس نیکیاں اور دس رحمتیں جو رمضان میں سات سو ہوتی ہیں۔ سب سے مختصر درود صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جو ایک منٹ میں سو بار ہو سکتا ہے اور جس کا ثواب رمضان میں ستر ہزار فی منٹ ہوا تو ڈیڑھ منٹ میں ایک لاکھ پانچ ہزار نیکیوں سے لکھ پتی ہو گئے۔

☆ شب قدر ہزار ماہ یعنی تیس ہزار دن اور تیس ہزار رات کے برابر یعنی ساٹھ ہزار گنا ثواب ہے۔ غروب شمس سے صبح صادق تک ہر منٹ کا ثواب ساٹھ ہزار منٹ کے برابر ہے۔ ایک منٹ کا ضائع کرنا بھی

کس قدر خسارہ کی بات ہے۔

☆ نیکی کی ترغیب پر اتنا ہی ثواب ہے جتنا کرنے والے کو ہے اس لئے ہر وقت ہر نیک کام کی ترغیب دی جائے تاکہ اسکے برابر ثواب ملتا رہے اور ہر برے کام سے روکنے کی تدبیر بھی تاکہ اس سے بچنے کے برابر بھی ثواب حاصل ہو۔

☆ اعتکاف پر انسان اور دوزخ کے درمیان تین خندق کا فاصلہ ہو جاتا ہے۔ مسجد میں قدم رکھتے ہی واپسی تک کے نقلی اعتکاف کی نیت سے مفت کا یہ ثواب حاصل ہوگا۔

☆ زکوٰۃ و عشر میں اور صدقہ و خیرات میں رمضان کی وجہ سے ستر گنا ثواب زائد ہوگا۔

☆ ان سب کاموں میں ایصالِ ثواب کی بھی نیت کی جا سکتی ہے۔ خواہ مردہ کو خواہ زندہ کو خواہ ان لوگوں کو جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ ایصالِ ثواب میں سب مسلمانوں کی نیت کرنی چاہئے کیونکہ ثواب تقسیم نہیں ہو سکتا بلکہ پورے کا پورا ہر ایک کو ملتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

☆ سب سے اہم بات جس کا ماہ مبارک میں خیال رکھنا بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو گناہوں سے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی سے بچانے کی پوری پوری کوشش کی جائے یہ وہ پہلی شرط اور بنیادی بات ہے جس کو پورا کئے بغیر انسان ماہ مبارک سے ہرگز کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ روزہ تو ہے ہی ہم سے نافرمانی اور گناہ چھڑانے کیلئے اور نیکی اور فرمانبرداری کے راستے پر چلانے کیلئے جس کا دوسرا نام تقویٰ ہے۔

☆ کھانا پینا اور حلال ازدواجی تعلقات عام دنوں میں مسلمانوں کیلئے حلال تو ہیں لیکن رمضان المبارک میں کچھ وقت کیلئے ان سے روک دیا جاتا ہے۔ اس کے بجائے جھوٹ غیبت سود رشوت غیر محرم کو دیکھنا گانا سنانا، تصویر بنوانا، ڈارھی مونڈنا، پردہ نہ کرنا، گالی دینا دھوکا دینا اور ان جیسے دوسرے گناہ تو وہ ہیں جو سرے سے ہیں ہی حرام اب اگر کوئی بندۂ خدا ان روزوں میں حلال سے توڑ گیا لیکن حرام سے نہ رُکا تو اس کا کیا روزہ ہوا؟ کہ حلال سے بچا رہا اور حرام سے نہیں بچا جبکہ حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ روزہ کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمہارے اندر پرہیزگاری یعنی گناہ سے بچنے کا جذبہ بیدار ہو جائے آج اس تناظر میں تمام مسلمان روزہ داروں کو اپنا محاسبہ کرنے کی شدید ضرورت ہے کہ آیا وہ ناجائز امور جن کو شریعت مطہرہ نے منع فرمایا ہے ہم نے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کے بعد چھوڑ دیئے یا نہیں اور اگر جواب نفی میں ہے تو

فوراً ہی اسے چھوڑنے کی کوشش شروع کر دی جائے۔ یہ روزے کا سب سے اولین تقاضہ ہے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس روزے زمین پر اللہ جل شانہ کے نزدیک سب سے پیاری جگہ ”مسجدیں“ ہیں اور سب سے بری جگہ ”بازار“ ہیں۔ مسلمان مردوں کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں آ کر عبادت الہی میں مشغول رہیں جس کی ایک شکل اعتکاف ہے۔ لیکن مسلمان عورتوں کے لئے تو اس کائنات کی سب سے اچھی اور پسندیدہ جگہ یعنی مسجد میں جانے کی بھی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی بلکہ ان کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ گھر کے اندر عبادت کریں تو زیادہ فضیلت اور ثواب کا باعث ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب مسلمان عورتوں کیلئے مساجد میں جانا جو سب سے اچھی جگہیں ہیں اتنا اچھا نہیں تو بازار جو سب سے بری جگہیں ہیں وہاں بلا ضرورت اور بغیر شدید مجبوری کے بے پردہ گھومتے رہنا وہ بھی ماہ مبارک کی نورانی راتوں میں کس قدر خطرناک اور آخرت کے اعتبار سے نقصان دہ ہوگا۔

نیکوں کے اس موسم میں سرکش شیاطین تو قید کر دیے جاتے ہیں لیکن گزشتہ کئی سالوں سے میڈیا پر بہت سے انسان نما شیاطین مسلمانوں کے روزے خراب کرنے کیلئے نمودار ہو جاتے ہیں۔ پورے سال تو یہ لوگ ناچنے گانے میں گزارتے ہیں لیکن اس ماہ مبارک میں نیک لوگوں کے لبادے میں لوگوں کا رمضان برباد کرنے کے لیے خوب محنت کرتے ہیں۔ ایسے فنکاروں اور عیاروں سے اپنے ایمان کو بچانے کی سخت ضرورت ہے۔

حضرت حکیم الامت نے روزہ کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بتلائی ہے، جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے۔

”مخلوق سے تہا اور یکسو رہنا۔ کسی اچھے شغل مثلاً تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا۔ یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کیلئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے اور تجربہ ہے کہ نفس بہلانے سے بہت کام کرتا ہے، سونفس کو یوں بہلائے کہ ایک مہینے کیلئے تو ان باتوں کی پابندی کر لے پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو وہ آسان ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اہل باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ نصیب ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔“ اللہ تعالیٰ اس ماہ مبارک کو پوری امت مسلمہ کے لیے خیرات و برکات اور فتوحات کا مہینہ بنائے (آمین ثم آمین)



جامعہ دارالتقویٰ لاہور

تعارف، خدمات، اہداف

جامعہ دارالتقویٰ نصف صدی سے تشنگان علوم نبویہ کی علمی پیاس بجھانے میں مصروف ہے۔ 1967ء سے قائم اس عظیم درسگاہ کی بنیاد جس اخلاص اور لہیت پر رکھی گئی اس کی برکت سے اس پودے نے مختصر وقت میں تناور درخت کی صورت اختیار کر لی اور ایسا شرف قبولیت عطا ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ترقی کی منازل طے کرتے ایک عظیم دینی درسگاہ کے طور پر علمی حلقوں میں مقام بلند پر جا پہنچا۔ تشنگان علم و معرفت اس چشمہ علم و عرفان کی طرف ایسے کھنچے چلے آئے کہ آج الحمد للہ جامعہ کی 14 شاخوں میں 2000 سے زائد طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔

جامعہ اول روز سے ہی تبلیغی و تربیتی بنیادوں پر قائم ہے اور ادارے میں تعلیم کے ساتھ ساتھ اصلاحی تربیت کا بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس کے لیے باقاعدہ تبلیغی اعمال کی ترتیب اور وقتاً فوقتاً اکابر علماء کرام کے اصلاحی بیانات جامعہ کی خصوصیات میں شامل ہیں۔

جامعہ کے مختلف شعبہ جات

شعبہ حفظ	درس نظامی	دورہ حدیث شریف
دارالافتاء	اعدادیہ	شعبہ نشر و اشاعت
شعبہ بنات	سمپوزیم	صف النساء
التقویٰ سکول سسٹم		

جامعہ دارالتقویٰ

کے زیر اہتمام بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر
علماء و مفتیان کرام سے استفادے کا موقع

اعتکاف تربیتی نشست

بعضنوان

☆ اعتکاف کے فضائل و مسائل ☆ مزید بہت سادہ سادہ و اصلاحی فائدہ
ترتیب نشست

مقام	وقت	دن	تاریخ	نمبر شمار
الہلال مسجد چوہدری 03222333224	ظہر تا 3 بجے	بدھ	29 مئی، 2019	1
خالق مسجد گلشن راوی 03224047029	ظہر تا 3 بجے	منگل	28 مئی، 2019	2
چوہدری کواٹرز 03217744712	ظہر تا 3 بجے	جمعرات	30 مئی، 2019	3
جامع مسجد پی اینڈ ٹی کالونی 03334287107	عصر تا مغرب	جمعرات	30 مئی، 2019	4

مرکزی دفتر: متصل جامع مسجد الہلال، چوہدری پارک، لاہور

+923222333224 darultaqwa.online@gmail.com

ifta4u@yahoo.com Mufti Online: +923004113082

www.darultaqwa.org f/jamiadarultaqwa

2019 گرام

جامعہ دارالتقویٰ لاہور

تہذیبی پروگرام



صبح 10:30 بجے

23 جون

بروز اتوار

جامع مسجد الہلال چو برجی پارک لاہور

0321-7771130

صبح 10:30 بجے

30 جون

بروز اتوار

جامع مسجد الہلال چو برجی پارک لاہور

0321-7771130

صبح 10 تا ظہر

7 جولائی

بروز اتوار

جامع مسجد خاتونِ جنت بلمقابل گورمے بیکری شہباز روڈ قصور

0332-2133780

ظہر تا عصر

7 جولائی

بروز اتوار

D/272 پی اے ایف کالونی ضرار شہید روڈ صدر کینٹ لاہور

042-36666444

صبح 10:30 بجے

14 جولائی

بروز اتوار

مدرسہ فاطمہ الزہراء للبنات 70 سول لائن انور روڈ نزدیکی سکول شیخوپورہ

0300-4911925

ظہر تا عصر

14 جولائی

بروز اتوار

جامع مسجد ابوبکر اے بلاک از میرٹھ اون لاہور

0321-3867149

اہداف

ایک بڑے دارالعلوم کے قیام کا عزم شعبہ بنین کے لئے موجودہ جگہ میں شدید قلت کا سامنا ہے، اسلئے طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ادارے کی روز افزوں مقبولیت کے باعث اراکین ادارہ نے یہ عزم کیا ہے کہ لاہور یا اس کے گرد و نواح میں ایک وسیع قطعہ اراضی حاصل کر کے ایک بڑے دارالعلوم کی بنیاد رکھی جائے۔ جہاں طلباء کی ضروریات اور انکی تعلیمی مصروفیات بہتر انداز سے پوری ہو سکیں۔ اور وہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ طلبائے دین کو عصری علوم کے سے بھی بہرہ ور کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں احباب سے دعاؤں کے ذریعے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

جامعہ دارالتقویٰ مری

مری میں چند سال پہلے جامعہ کے زیر اہتمام ایک مختصر سا ابتدائی مدرسہ شروع کیا گیا تھا۔ جو اب الحمد للہ ایک مضبوط مدرسے میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اور وہاں اس وقت طلباء کے ساتھ ساتھ طالبات کی بھی کثیر تعداد زیر تعلیم ہے۔ اب اس مدرسے کی توسیع کے لئے ادارہ جگہ حاصل کر چکا ہے۔ اور عنقریب تعمیر بھی شروع ہو جائیگی انشاء اللہ۔ اس سلسلے میں بھی احباب سے خصوصی دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اظہار تشکر

ادارہ ہذا کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ جامعہ اور اس کی 14 شاخوں میں زیر تعلیم ہزاروں طلباء و طالبات کے ماہانہ لاکھوں کے تعلیمی اخراجات اللہ پاک کے خاص فضل و کرم اور اہل خیر احباب کے خصوصی تعاون سے پورے ہوتے ہیں۔ اس پر ادارہ انتظامیہ اپنے رب کریم اور اس کے خاص بندوں کی بے حد شکر گزار ہے اور پر امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اپنے معاونین کے خصوصی تعاون سے جامعہ کے مستقبل کے منصوبہ جات بھی جلد تکمیل کو پہنچیں گے ان شاء اللہ

الداعی الی الخیر: اہل شوریٰ

برائے رابطہ:

042-37414665 - 0321-7771130

اکاؤنٹ نمبرز..... ٹائٹل اکاؤنٹ: مدرسہ فاطمۃ الزہراء

اکاؤنٹ نمبر 0010004203780017 (الائیٹڈ بینک، سمن آباد لاہور)

ٹائٹل اکاؤنٹ: دارالتقویٰ ٹرسٹ

اکاؤنٹ نمبر (NIB) 0233-0010770769 گلشن راوی برانچ لاہور

تحریر: مفتی محمد قاصد رفیع

رمضان المبارک میں اکابر کے معمولات

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور کام سے اہل علم خوب واقف ہیں، آپ ماضی قریب کے ایک تبحر عالم، ایک عظیم مجاہد اور ایک زبردست صاحب عمل بزرگ گزرے ہیں۔ آپ بذاتِ خود گوشہ نشینی اور گم نامی کو پسند کرتے تھے، اس لئے آپ کے ذاتی معمولات بالخصوص رمضان المبارک کے معمولات کی کوئی زیادہ تفصیل کہیں نہیں ملتی، تاہم شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان المبارک کے حوالے سے آپ کے یہ چند معمولات ذکر کئے ہیں کہ مشہور ہے کہ حضرت نے سنہ 1277ء کے سفر حجاز میں (اس) ماہ مبارک میں قرآن پاک حفظ کیا تھا، روزانہ ایک پارہ یاد کر کے تراویح میں سنایا کرتے تھے، مگر حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”سوانح قاسمی“ میں تحریر فرمایا کہ جمادی الثانیہ سنہ 1277ء میں حج کے لئے روانہ ہوئے، آکر ذی قعدہ میں مکہ مکرمہ پہنچے، بعد حج مدینہ شریف پہنچے اور ماہ صفر میں مدینہ پاک سے مراجعت فرمائی، ربیع الاول کے اخیر میں بمبئی پہنچے، اور جمادی الثانیہ تک وطن پہنچے۔ جاتے ہوئے کراچی سے جہاز بادبانی میں سوار ہوئے، رمضان کا چاند دیکھ کر مولوی صاحب نے قرآن شریف یاد کیا تھا اور وہاں سنایا۔ بعد مکلاً پہنچ کر حلوائے مسقط خرید فرما کر شیرینی دوستوں کو تقسیم فرمائی۔

مولوی صاحب کا اس سے پہلے قرآن یاد کرنا کسی کو ظاہر نہ ہوا تھا، بعد ختم مولوی صاحب فرماتے تھے کہ فقط دو سال رمضان میں میں نے یاد کیا اور جب یاد کیا پاؤ سپارہ کی قدر یا کچھ اس سے زائد یاد کر لیا، پھر تو

بہت کثرت سے پڑھتے۔ ایک بار یاد ہے کہ ستائیس پارے ایک رکعت میں پڑھے، اگر کوئی اقتداء کرتا رکعت کر کے یعنی سلام پھیر کر اس کو منع فرمادیتے اور تمام شب تنہا پڑھتے رہتے۔ (سوانح قاسمی) مشہور قول میں ایک سال اور حضرت کے ارشاد میں دو سال اور پاؤ پاؤ پارہ یاد کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے رمضان میں کچھ حصہ پاؤ پاؤ پارہ یاد کیا اور دوسرے رمضان میں سفر حج میں تھا ایک ایک پارہ پڑھ کر اس کی تکمیل فرمائی۔ (اکابر کا رمضان: ص 27)

سید الطائفہ حضرت الحاج امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے رمضان کے معمولات حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ نے ”امداد المشتاق“ میں نقل کئے ہیں کہ حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ تمہاری تعلیم کے واسطے کہتا ہوں، یہ فقیر عالم شباب میں اکثر راتوں کو نہیں سویا، خصوصاً رمضان شریف میں بعد مغرب دو لڑکے نابالغ حافظ یوسف ولد حافظ ضامن صاحب و حافظ حسین احمد میرا بھتیجا سوا پارہ عشاء تک سناتے تھے۔ ان کے بعد ایک حافظ نصف شب تک۔ اس کے بعد تہجد کی نماز میں دو حافظ۔ غرض کہ تمام رات اسی میں گزر جاتی تھی۔ (امداد المشتاق)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے ریاضت و مجاہدہ کی یہ حالت تھی کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا اور ترس کھایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس پیرا یہ سالی میں جب آپ ستر سال کی عمر سے متجاوز ہو لئے تھے کثرت عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کا روزہ اور بعد مغرب چھ کی جگہ بیس رکعت ”صلوٰۃ الاوائین“ پڑھا کرتے تھے، جس میں تخمیناً دو پارے قرآن مجید سے کم کی تلاوت نہ ہوتی تھی، پھر اسی کے ساتھ رکوع سجدہ اتنا طویل کہ دیکھنے والے کو ”سہو“ کا گمان ہو۔ نماز سے فارغ ہو کر مکان تک جاتے اور کھانا کھانے کے لئے مکان پر ٹھہرنے کی مدت میں کئی پارے کلام مجید ختم کرتے تھے۔ پھر تھوڑی دیر بعد نماز عشاء اور صلوٰۃ تراویح (جس میں گھنٹے سوا گھنٹے سے کم خرچ نہ ہوتا تھا) ادا فرماتے تھے۔ تراویح سے فارغ ہو کر ساڑھے دس، گیارہ بجے آرام فرماتے اور دو ڈھائی بجے ضرور ہی اٹھ کھڑے ہو رہتے تھے، بلکہ بعض دفعہ خدام نے ایک ہی بجے آپ کو وضو کرتے پایا۔ اس وقت اٹھ کر دو، ڈھائی، تین گھنٹے تک تہجد میں مشغول رہتی تھی۔ بعض دفعہ سحر کھانے کے لئے کسی خادم کو پانچ بجے جانے کا اتفاق ہوا تو آپ کو نماز ہی میں مشغول پایا۔ صلوٰۃ فجر کے بعد اٹھ، ساڑھے اٹھ بجے تک وظائف، اوراد اور مراقبہ و ملاحظہ میں مصروفیت رہتے، پھر اشراق پڑھتے اور چند ساعات استراحت فرماتے، اتنے ڈاک آجاتی تو خطوط کے جوابات اور فتاویٰ لکھواتے اور

چاشت کی نماز سے فارغ ہو کر قیلولہ فرماتے تھے۔ ظہر کے بعد حجرہ شریف بند ہو جاتا تھا اور تا عصر کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول رہتے تھے، باوجودے کہ اس رمضان میں جس کا مجاہدہ لکھا گیا ہے پیرانہ سالی و نقاہت کے ساتھ وجع المورک کی تکلیف شدید کا یہ عالم تھا کہ استنجا گاہ سے حجرہ شریف لانے میں حلالاں کہ پندرہ سولہ قدم کا فاصلہ ہے مگر راہ میں بیٹھنے کی نوبت آتی تھی، اس حالت پر فرائض تو فرائض، نوافل بھی کبھی بیٹھ کر نہیں پڑھے اور ان میں گھنٹوں کھڑے رہنا، بارہا خدام نے عرض کیا کہ آج تراویح بیٹھ کر ادا فرماؤں تو مناسب ہے، مگر جب آپ کا جواب تھا یہی تھا کہ نہیں جی یہ کم ہمتی کی بات ہے اللہ رے ہمت! آخر افلا اکون عبدا شکورا کے قائل کی نیابت کوئی سہل نہ تھی جو اس ہمت کے بغیر حاصل ہو جاتی۔

یوں تو ماہ رمضان المبارک میں آپ کی ہر عبادت میں بڑھوتری ہوتی تھی، مگر تلاوت کلام اللہ کا شغف خصوصیت کے ساتھ اس درجہ بڑھتا تھا کہ مکان تک آنے جانے میں کوئی بات نہ فرماتے تھے۔ نمازوں میں اور نمازوں کے بعد تخمیناً نصف ختم قرآن مجید آپ کا یومیہ معمول قرار پاتا تھا، جس شب کی صبح کو پہلا روزہ ہوتا تھا آپ حُضْرِ رَجَس سے فرما دیا کرتے تھے کہ آج سے کچھری برخاست! رمضان کو بھی آدمی ضائع کرے تو افسوس کی بات ہے، اس مجاہدہ پر غذا کی یہ حالت تھی کہ کامل رمضان بھر کی خوراک پانچ سیرانانج تک پہنچنی دشوار تھی۔ (تذکرۃ الرشید: ص 65)

رمضان شریف میں آپ صبح کو خلوت خانہ سے دیر میں برآمد ہوتے۔ موسم سرما میں اکثر دس بجے تشریف لاتے نوافل اور قرأت قرآن و سکوت و مراقبہ میں بہ نسبت دیگر ایام بہت زیادتی ہوتی، سونا اور استراحت نہایت قلیل، کلام بہت کم کرتے، بعد نماز مغرب ذرا دیر خلوت نشینی کا ذائقہ لے کر کھانا تناول فرماتے، تراویح کی بیس رکعات اوائل میں خود پڑھاتے تھے اور آخر میں صاحب زادہ مولوی حافظ حکیم محمد مسعود احمد صاحب کے پیچھے پڑھتے، بعد وتر دو رکعت طویل کبھی کھڑے ہو کر کبھی بیٹھ کر پڑھتے، دیر تک متوجہ بہ قبلہ بیٹھ کر پڑھتے رہتے، پھر ایک سجدہ تلاوت کر کے کھڑے ہو جاتے، غالباً اس دوران میں سورہ تبارک الذی اور سورہ سجدہ اور سورہ دخان پڑھتے تھے۔ (تذکرۃ الرشید: ص 67)



از: مولانا رفیع الدین حنیف قاسمی

موسم گرما اور پانی پلانے کی فضیلت

موسم گرما کی شدت بڑھ رہی ہے، ایسے میں انسان کو بیاس شدت سے لگتی ہے، اس موقع سے بلا لحاظ مذہب و ملت مخلوق خدا کی خدمت کے شوقین لوگ مختلف مقامات اور بازاروں اور چوراہوں پر پانی پلانے کا نظم کرتے ہیں، اس عمل کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے، اور لوگوں کو اس کی ترغیب دی جانی چاہیے، یہ عمل بڑے ثواب کا حامل ہے پھر کیوں کر رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ترغیب نہ دیتے؟ اسلام جیسا انسانیت کا ہی خواہ، اور انسانیت کا پاسدار مذہب اس کی تعلیم سے کیسے پہلو تہی کرتا؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں اس کی اہمیت و افادیت پر زور دیا گیا ہے، یہ عمل بظاہر معمولی ہونے کے باوجود نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ بعض علاقوں میں گرما کے موسم میں پانی کے لیے لوگ ترس جاتے ہیں، یہ تو انسان ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں جانوروں تک کے لیے پانی کا انتظام کرنے پر اجر و ثواب اور جنت کی بشارتیں سنائی گئی ہیں۔

ٹھنڈا پانی اللہ کی عظیم نعمت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مبارکہ ہے:

”اللہم اجعل حبک أحبّ إلی من نفسی وأہلی ومن الماء البارد“

(ترمذی: باب ماجاء فی عقد التسییح بالید، حدیث: ۳۴۸۰)

(اے اللہ! میرے دل میں اپنی محبت میری جان، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ پیاری بنا دے) یہاں پر اللہ عزوجل کی محبت کو ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیادہ کرنے کو کہا گیا، جس سے پتہ چلا کہ ٹھنڈا پانی بڑی نعمت ہے۔

پانی پلانا - صدقہ جاریہ

پانی پلانے کو احادیث نبویہ میں صدقہ جاریہ فرمایا گیا ہے، جس کا ثواب مرنے کے بعد بھی انسان کو ملتا رہتا ہے، نل لگانا، بوریل، ٹانگی وغیرہ کی شکل میں غریبوں اور ناداروں کے لیے پانی کا نظم کرنا یہ مرحومین کے لیے صدقہ جاریہ ہو سکتا ہے۔

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور ان کی طرف سے کونسا صدقہ افضل رہے گا؟ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانی کا صدقہ“

چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوا کر وقف کر دیا اور کہا یہ سعد کی والدہ کے ثواب کے لیے ہے ”خفصر بڑا وقال: هذه لأم سعد“ (ابوداؤد: باب فی فضل سقی الماء، حدیث: ۱۶۸۳)۔

پانی پلانا بہترین صدقہ

پانی پلانے اور پیاسوں کی سیرابی کا عمل یہ ایک نہایت بہترین صدقہ ہے، جس کی احادیث میں ترغیب دی گئی ہے؛ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہترین صدقہ پانی پلانا ہے، کیا تم نے جہنمیوں کے اس قول کو نہیں سنا جب انہوں نے اہل جنت سے مدد چاہی اور ان لوگوں نے کہا: ”أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ“ ہم پر تھوڑا سا پانی بہا دو، یا کچھ اس چیز میں سے دو جو تمہیں اللہ نے دیا ہے (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابن عباس، حدیث: ۶۲۷۳)۔

اور ایک روایت میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے سعد! کیا میں تمہیں ایسا ہلکا صدقہ جس میں بوجھ بالکل کم ہو نہ بتاؤں؟ فرمایا: کیوں نہیں

اے اللہ کے رسول! فرمایا: ”سقی الماء“ پانی پلانا؛ چنانچہ حضرت سعد نے پانی پلایا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی،

حدیث: ۵۲۴۷)

اور پھر فرمایا:

هو ”من سقی مسلماً شربة من ماء حیث یوجد الماء فکأنما اعتق رقبة،

ومن سقی مسلماً شربة من ماء حیث لا یوجد الماء، فکأنما أحيها“ (ابن ماجہ:

باب المسلمین شرکاء فی الثلث، حدیث: ۲۴۷۴)

ترجمہ: ”جہاں پانی کی کثرت ہو، ایسی جگہ اگر کسی نے پانی پلایا تو اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر

ثواب ملے گا، اور جہاں پانی کی کثرت نہ ہو یعنی بمشکل پانی ملے، ایسی جگہ اگر کسی نے پانی پلایا تو اس کو ایسا

ثواب ملتا ہے، جیسے اس کو زندگی بخش دی۔“

پانی پلانا - مغفرت و بخشش کا باعث

پانی پلانے کا عمل نہایت معمولی ہونے کے باوجود، ثواب، اجر آخرت اور خوشنودی رب کا نہایت بڑا

ذریعہ اور مغفرت کا باعث ہوتا ہے، صرف اسی عمل کی وجہ سے انسان جہنم سے خلاصی حاصل کر کے جنت کا

مستحق ہو سکتا ہے، اسی کو حدیث میں یوں فرمایا گیا:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی

چل رہا تھا، اسی دوران میں اسے پیاس لگی وہ ایک کنویں میں اتر اور اس سے پانی پیا، کنویں سے باہر نکلا

تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کچھڑ چاٹ رہا ہے، اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی

ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی؛ چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو منہ سے پکڑا پھر اوپر

چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ نے اس کی نیکی قبول کی، اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا چوپائے میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: ”ہر تر جگر والے یعنی جاندار میں ثواب ہے“ فی کل کبد رطبة أجر“

(بخاری: باب فضل سقی الماء: حدیث: ۲۲۳۴،)

دنیا کے پانی کے بدلے جنت کی شراب

دنیا میں پانی پلانے کا اجر و ثواب اس قدر ہے کہ اس پانی پلانے کے عوض اللہ عزوجل قیامت کے دن اس شخص کو اس پانی کے بدلے جنت کی شراب مرحمت فرمائیں گے؛ چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی ننگے کو کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا ہر لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا، اور جو مسلمان کسی پیاسے کو پانی پلائے تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت کی شراب پلائے گا۔

(ابوداؤد: باب فی فضل سقی الماء، حدیث: ۱۶۸۴)

جنت سے قریب اور جہنم سے دور کرنے والا عمل

انسانوں کو پانی پلانا اور شدت پیاس میں ان کو سیراب کرنا یہ ایسا عمل ہے جس کو جنت سے قربت اور جہنم سے دوری کا باعث بتلایا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا: مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجیے جو مجھے اللہ عزوجل کی اطاعت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے، فرمایا: کیا تم ان دونوں پر عمل کرو گے؟ تو اس نے کہا: ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاف کی بات کہو اور نہ زائد چیز دوسروں کو دے دو، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہ تو انصاف کی بات کر سکتا ہوں اور نہ زائد چیز کسی کو دے سکتا ہوں، فرمایا: کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، اس نے کہا: یہ بھی مشکل ہے، فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں، اس نے کہا: ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک اونٹنی اور ایک مشکیزہ لو، پھر ان لوگوں کے گھر جاؤ جن کو پانی کبھی کبھی ملتا ہے، انہیں پانی پلاؤ، شاید کہ تمہاری اونٹنی ہلاک ہو اور تمہارا مشکیزہ پھٹ جائے اس سے پہلے تمہارے لیے جنت واجب ہو جائے گی، راوی کہتے ہیں کہ: وہ دیہاتی تکبیر کہتا ہوا چلا، کہتے ہیں: اس کے مشکیزہ کے پھٹنے اور اس کی اونٹنی کے ہلاک ہونے سے پہلے وہ شہادت سے مشرف ہو گیا۔

”فما انخرق سقائه ولا هلك بعيره حتى قتل شهيدا“ (السنن الکبریٰ)

للبيهقي، باب ماورد في سقى الماء، حديث: (۷۵۹۸)

جانوروں کو سیراب کرنا بھی ثواب کا باعث

انتاہی نہیں کہ انسانی تشنگی دور کرنے پر ہی انسان کو ثواب ملتا ہے؛ بلکہ کسی پیاسے جانور کو پانی پلانے اور اس کی سیرابی کا سامان کرنے پر بھی اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے؛ چنانچہ ایک روایت میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفا میں حاضر خدمت ہوا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات پوچھنا شروع کر دیئے، حتیٰ کہ میرے پاس سوالات ختم ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اور یاد کر لو، ان سوالات میں سے ایک سوال میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ بھٹکے ہوئے اونٹ جو میرے حوض پر آئیں تو کیا مجھے ان کو پانی پلانے پر اجر و ثواب ملے گا؟ جب کہ میں نے وہ پانی اپنے اونٹوں کے لیے بھرا ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ہر تر جگر رکھنے والے (کو پانی پلانے) میں اجر و ثواب ہے۔ (مسند احمد، حدیث سراقہ بن جعشم، حدیث: ۱۷۶۲۴)

خلاصہ یہ کہ پیاسوں کو پانی پلانا، تشنہ لبوں کی سیرابی کا سامان کرنا، انسانوں کی پانی کی ضروریات کی تکمیل یہ نہایت اجر و ثواب اور بلندی درجات کا باعث ہے، نہ صرف انسانوں کو پانی پلانا؛ بلکہ پیاسے جانوروں کے لیے پانی کا نظم کرنا بھی ثواب اور اجر آخرت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



عورت کا اعتکاف (اہم ہدایات)

- (1) سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے لیکن عورت کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے اس لیے وہ گھر میں اعتکاف کرے گی
- (2) عورت کو چاہیے کہ اگر گھر میں کوئی جگہ نماز کے لیے مقرر نہ ہو تو سب سے پہلے گھر میں کسی جگہ کو نماز کے لیے مقرر کریں پھر بیسویں روزہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اس جگہ میں سنت اعتکاف کی نیت سے داخل ہوں۔ اور پردے لٹکا کر اعتکاف کرنا بہتر ہے تاکہ یکسوئی حاصل ہو۔
- (3) اعتکاف کی حالت میں عورت اسی جگہ کھائے، پیئے اور سوائے وضوء اور قضاے حاجت کے لیے باہر آئے اور واش روم جاتے ہوئے محرم افراد اور ماں بہن سے اپنا منہ چھپانے کی ضرورت نہیں بس خاموشی سے جائے اور اپنی ضرورت پوری کر کے فوراً واپس آئے۔ اور اس کے علاوہ گھر کے کسی کام کے لیے اعتکاف کی جگہ سے باہر آنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔
- (4) اعتکاف کرنے والی عورت اعتکاف کی جگہ میں رہتے ہوئے اگر گھر کے کسی کام کی ہدایت دے تو یہ جائز ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ پہلے سے کسی کو گھر کے کاموں کے مقرر کرے تاکہ اعتکاف میں یکسوئی حاصل ہو۔
- (5) اگر گھر میں کوئے کھانا پکانے والا نہ ہو تو اعتکاف کی جگہ میں پہلے سے کھانے پینے کا سامان رکھ کر اپنے لیے کھانا پکا سکتی ہے لیکن اعتکاف کی جگہ سے باہر نہیں آسکتی

(6) صرف ٹھنڈک حاصل کرنے کی نیت سے نہانے کے لیے اعتکاف کی جگہ سے باہر آنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(7) گھر کے دوسرے افراد اعتکاف والی عورت کے ساتھ اعتکاف کی جگہ میں افطاری کر سکتے ہیں لیکن اعتکاف والی عورت افطار کے لیے باہر نہیں آسکتی۔

(8) اگر کسی عورت کو دوران اعتکاف حیض آجائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اور صرف ایک دن کے اعتکاف کی قضاء واجب ہے۔ اور قضاء کرتے وقت روزہ بھی رکھے کیوں کہ روزے کے بغیر قضاء صحیح نہیں ہوگی۔

(9) شادی شدہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہ کرے۔ اور اگر خاوند منع کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ لیکن جب ایک دفعہ اجازت دے دی تو اب منع نہیں کر سکتا۔

(10) جب خاوند نے اجازت دے دی تو اب اس کے لیے بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا بوس کنار کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ہمبستری کی نیت سے داخل ہونا جائز ہے۔ تاہم اگر ہمبستری کر لی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور دوسری باتوں سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا البتہ گناہ ضرور ہوگا۔

(11) عید کا چاند نظر آنے کے بعد اعتکاف ختم ہو جائے گا اس کے بعد اگر اعتکاف کی جگہ سے باہر آنا چاہے تو آسکتی ہے

(12) اعتکاف کی قضاء:

اگر اعتکاف فاسد ہو جائے (مرد ہو یا عورت) تو ان پر صرف ایک دن کی قضاء واجب ہوگی چاہے رمضان ہی میں کر لیں یا بعد میں البتہ دوسرے دنوں میں اعتکاف کی قضاء کے ساتھ روزہ بھی ضروری ہے۔



ماہ رمضان میں عمرہ کی فضیلت

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو ایک خاتون نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کروادے۔ شوہر نے کہا کہ میرے پاس ایسی کوئی سواری نہیں ہے جس پر تجھے حج کرواؤں۔ خاتون بولی: مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کروادے۔ وہ کہنے لگا: وہ اونٹ تو راہ خدا میں وقف ہو چکا ہے۔ پھر وہ شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری زوجہ نے آپ کی خدمت میں السلام علیک ورحمۃ اللہ علیہ کیا ہے اور وہ مجھے کہتی ہے کہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج پر بھیجوں۔ میں نے اسے کہا کہ میرے پاس تجھے حج پر بھیجنے کے لیے سواری کا انتظام نہیں تو وہ بولی کہ میں اپنے فلاں اونٹ پر اسے بھیج دوں۔ میں نے پھر کہا کہ وہ تو فی سبیل اللہ وقف ہو چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”سن لو تم اسے اسی اونٹ پر حج کروادو تو وہ پھر بھی وقف راہ خدا ہی رہے گا۔“

اس نے عرض کیا کہ میری بیوی نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا: آپ سے پوچھوں کہ آپ کے ساتھ حج کرنے کا بدل کیا ہے (یعنی اگر آپ کے ساتھ حج نہ کر سکیں تو اس کے بدلہ میں مجھے کیا کرنا چاہیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میری طرف سے اسے ”سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کہو، وَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّتَهُ مَعِيَ عُمْرَةً فِي

رَمَضَانَ“ اور بتاؤ کہ میرے ساتھ حج نہ کر سکنے کا بدل رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ہے۔“ (رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا ثواب اتنا ہے جتنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کا ہے)۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: حضرت ابو طلحہ (یہ ان کے شوہر تھے) اور ان کے بیٹے نے توجج کر لیا اور مجھے پیچھے چھوڑ گئے (مجھے حج نہیں کروایا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ام سلیم! عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِيَ .

”رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔“

حدیث: حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج فرمایا تو اس وقت ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جسے حضرت ابو معقل (ان کے شوہر) نے اللہ کے راستہ میں وقت کر دیا۔ فرماتی ہیں۔ پھر ہمارے گھر میں ایک بیماری نے ڈیرا ڈال لیا اور اس سے ابو معقل وفات پا گئے۔ کہتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج ادا فرما کے واپس تشریف لائے تو مجھے ارشاد فرمایا:

اے ام معقل! ”تمہیں ہمارے ساتھ حج پر جانے سے کس چیز نے روک لیا؟“ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تیاری تو کی تھی مگر ابو معقل فوت ہو گئے اور ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ہم حج کو جایا کرتے تھے۔ ابو معقل نے اسے فی سبیل اللہ وقف کرنے کی وصیت کر دی (سواری کا نہ ہونا مجبوری تھی)۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم اسی اونٹ پر سوار ہو کر کیوں نہ چل پڑیں؟ کیونکہ حج بھی تو فی سبیل اللہ ہی ہوتا ہے۔ بہر کیف اب جبکہ اس حج کو فوت کر چکی تو رمضان کے مہینہ میں عمرہ کر لینا کیونکہ یہ حج کے برابر ہوتا ہے۔“ (صحیح مسلم)



ماہ رمضان: شوگر و دیگر امراض کے مریضوں کے لئے ہدایات

شوگر کا مرض اب عام ہو چکا ہے۔ پاکستان میں اس مرض میں مبتلا افراد کی تعداد 70 لاکھ سے زائد بتائی جاتی ہے۔ مرض خواہ کوئی بھی ہو مریض کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس مرض کے بارے میں آگاہی حاصل کرے۔ سارے ہی مرض تکلیف دہ ہیں لیکن ذیابیطس کا مرض مریض کو دیمک کی طرح خاموشی سے اس طرح متاثر کرتا ہے کہ مریض صرف ذیابیطس کا مریض ہی نہیں رہتا بلکہ وہ اس کے ساتھ ساتھ کئی دیگر امراض میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے جس میں آنکھوں کا متاثر ہونا، دل کی تکلیف ہو جانا، ٹانگوں میں مسلسل درد رہنا، پیریا انگیٹیوں میں ہو جانے والے زخموں کے باعث انگی حتیٰ کہ پیر اور ٹانگ کا کاٹ دیا جانا، گردوں کا متاثر ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ ان تمام خطرناک باتوں کے باوجود ذیابیطس کے مریض اگر اپنے مرض کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل کر لیں تو ان تمام خطرناک قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

روزہ کی اہمیت سے تو ہر شخص واقف ہے، ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا ذیابیطس کے مریض رمضان المبارک کے مقدس و متبرک مہینے میں روزہ رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ اس مرض میں مبتلا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ روزے نہیں رکھ سکتے۔ حالانکہ وہ بہت آرام سے، بلا خوف و خطر اس فرض عبادت کی فضیلت و برکات حاصل کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ کم علمی اور خوف کے باعث اپنے آپ کو ہرگز ہرگز اس سعادت سے محروم نہ کریں۔ بس ڈاکٹر کی ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔

اس سلسلے میں پہلی بات پر تمام ڈاکٹر متفق ہیں کہ ذیابیطس کے مریض روزہ رکھ سکتے ہیں لیکن اس

کے لیے ماہرین نے کچھ احتیاطی تدابیر اور کچھ ہدایات بیان کی ہیں جن پر عمل پیرا ہوتے ہوئے یہ مریض روزہ رکھ سکتے ہیں۔

پہلی بات جو ماہرین کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ذیابیطس کے مریض اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کے بعد روزہ رکھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا ڈاکٹر پہلے تو یہ معلوم کرے گا کہ آپ کو کس قسم کی شوگر ہے۔ شوگر تین قسم کی ہوتی ہے۔ ان تین اقسام سے پہلے ایک مرحلہ یا اسٹیج ذیابیطس سے پہلے Pre-Diabeties ہوتا ہے۔ اس اسٹیج کو Impaired glucose tolerance کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس مرحلہ میں شوگر لیول نارمل سے زیادہ ظاہر ہوتا ہے لیکن ایسے لوگ ابھی ذیابیطس کے مریضوں کی صف میں داخل نہیں ہوتے بلکہ یہ ان کے لیے خطرے کا نشان ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی وقت ذیابیطس کے مریضوں کی فہرست میں شامل ہو جائیں گے۔ اس اسٹیج میں مریض کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اسے چاہیے کہ وہ کسی تجربہ کار ڈاکٹر سے مشورہ کرے اور اپنے شوگر لیول کو دوا کے بجائے خوراک، پرہیز اور ورزش کے ذریعہ کنٹرول کر لے۔

ذیابیطس کی پہلی قسم کو ٹائپ 1 ذیابیطس کہتے ہیں۔ جس میں انسان کا لبلبہ بہت کم انسولین پیدا کرتا ہے یا بالکل ہی نہیں کرتا۔ عام طور پر ٹائپ 1 کے مریضوں کی عمر 20 سال کے اندر اندر بتائی گئیں ہیں۔ بچے یا جوان، ماہرین نے اس قسم کے مریضوں میں ذیابیطس کو موروثی genetic قرار دیا ہے۔ جن لوگوں کو ٹائپ 1 ذیابیطس ہوتی ہے یہ ان کی زندگی کی ساتھی کے طور پر ساتھ ہی رہتی ہے۔ اس قسم کے مریض دوا میں انسولین کا استعمال کرتے ہیں، غذا، پرہیز اور ورزش پر خاص توجہ دیتے ہیں۔ اس قسم کے مریض (Insulin-dependent diabetes- IDDM) ہوتے ہیں۔

ذیابیطس کی ٹائپ 2 عام طور پر ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کا وزن زیادہ ہوتا ہے، خوش خوراک ہوتے ہیں، ان کا کام دن بھر بیٹھے رہنا ہوتا ہے، ورزش بالکل نہیں کرتے، عموماً بڑی عمر کے لوگ اس کا شکار ہوتے ہیں، لیکن اب یہ موروثی genetic بھی ہوتی ہے، بچوں میں بھی اس قسم کو دیکھا گیا ہے۔ تقریباً 90 فیصد ذیابیطس کے مریض ٹائپ 2 ہی کے ہوتے ہیں۔ یہ Non-Insulin dependent diabetes (NIDDM) مریض کہلاتے ہیں۔

ٹائپ 3 وقتی طور پر حاملہ خواتین کی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ان کے جسم میں ہونے والے غیر معمولی محرکات ہوتے ہیں۔ یہ عارضی طور پر ہوتی ہے جو ہی خواتین اس عمل سے فارغ ہوتی ہیں ان کا شوگر لیول

خود بخود اصل حالت پر آجاتا ہے۔

شدت کے اعتبار سے ذیابیطس کے مریضوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان گروپس میں 'کم ترین شدت والے مریض'، 'درمیانی شدت والے مریض'، 'زیادہ شدت والے مریض' اور 'انتہائی شدت والے مریض' ہوتے ہیں۔ ٹائپ 1 کے مریض کم ترین شدت کے گروپس میں آتے ہیں، ایسے مریضوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ ان مریضوں کی شوگر کنٹرول میں رہتی ہے، چاہے وہ خوراک و پرہیز، دوا اور ورزش سے کنٹرول کرتے ہوں، ٹائپ 2 درمیانی شدت والے مریض ہوتے ہیں جن کی شوگر فوری معلوم ہوئی ہو اور ان کی شوگر کنٹرول میں نہ ہو، اس ٹائپ اور گروپس میں وہ مریض بھی شامل ہوتے ہیں جو انسولین کا استعمال کرتے ہیں۔ انسولین استعمال کرنے والے اس بات کو یقینی بنائیں کہ انہیں سحری اور افطار میں کتنی انسولین لینا ہے۔ ڈاکٹر کی ہدایت کے بغیر انسولین کے ڈوز کو خود سے کم یا زیادہ نہ کریں۔ ٹائپ 3 جن میں حاملہ خواتین ہوتی ہیں وہ بھی اسی گروپس میں شمار کی جاتی ہیں۔

ہمارے جسم کو تندرست و توانا رکھنے اور زندگی کی گاڑی کو رواں دواں رکھنے کے لیے جس ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے اسے شوگر (glucose) کہا جاتا ہے۔ یہ ہمیں کھانوں میں جیسے روٹی، ڈبل روٹی، پاستا، چاول، آلو، پھلوں اور سبزیوں سے حاصل ہوتا ہے۔ جو ہمارے جگر اور پٹھوں کو مضبوط اور کام کے قابل بناتا ہے۔ شوگر کے استعمال کے لیے ہمارے جسم کو انسولین کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسولین انسانی جسم میں شوگر گلیول کو کنٹرول میں رکھتی ہے۔ انسولین ایک ہارمون ہے جو ایک گلینڈ 'لبلبہ' سے خارج ہوتی ہے۔ لبلبہ کے غیر فعال ہو جانے کی وجہ سے انسولین کا اخراج کم یا ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے انسانی جسم میں شوگر زیادہ ہو جاتی ہے۔

روزہ فرض عبادت ہے اور ہر مسلمان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس فرض عبادت کو اپنے ہاتھ سے جانے نہ دے، روزے کی برکتیں اور رحمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ روزہ ترک کرنے کا خیال ہی مسلمان کو پریشان کر دیتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی اس فرض عبادت کے حصول کو ہر صورت ممکن بنائیں۔ اس مرض میں مبتلا کچھ مریض اگر یہ تصور کرتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے ان کی زندگی کو خطرہ لائق ہو سکتا ہے تو وہ غلط فہمی، یا لاعلمی کا شکار ہیں۔ ماہرین ڈاکٹر ذیابیطس کا کہنا ہے کہ ذیابیطس کے مریض بھی روزہ رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں اور ڈاکٹر کی بتائی ہوئی ہدایات اور مشورہ پر سختی سے عمل کریں۔ ذیابیطس کے مریض کو اپنے ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر ہرگز روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ عام طور پر ذیابیطس کے مریضوں کی شوگر کنٹرول میں چل رہی ہوتی ہے تو وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ

اب ڈاکٹر سے مشورہ کی ضرورت نہیں اور بے خوف و خطر ہو کر روزہ رکھنا شروع کر دیتے ہیں، ساتھ ہی بد پرہیزی بھی شروع کر دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ ذیابیطس کے مریض کو صرف شوگر لیول کا ہی خیال رکھنا ضروری نہیں ہوتا بلکہ ذیابیطس کے مریض کو ایک خاص مقدار میں پانی کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ اگر مریض پانی کی مطلوبہ مقدار نہیں پیئے گا تو اس کے گردے متاثر ہوں گے۔ اسی طرح اگر ذیابیطس کا مریض دل کا بھی مریض ہے تو اسے بھی خاص طور پر گرمی کے موسم کے روزوں میں اپنے خون کو ایک خاص حد تک پتلا رکھنے کی ضرورت ہوگی۔ جو دو اعین وہ اس مقصد کے لیے استعمال کرتا ہوا نہیں جاری رکھے۔ ایسی خوراک کا استعمال نہ کرے جو خون کو گاڑھا کرتی ہیں۔ زیادہ گھی یا تیل اور تلی ہوئی اشیاء سے پرہیز کرے۔

رمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی گھروں اور باورچی خانوں کی رونق میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ فضا میں پھیلی کھانوں کی مسحور کن خوشبو اور پکوانوں سے سجے دسترخوان سحر و افطار کا لطف اور مزہ دو بالا کر دیتے ہیں۔ اگرچہ روزوں کا اصل مقصد تقویٰ یعنی ضبط نفس کو پروان چڑھانا ہے جس کے لئے ہمیں پورا دن بھوکا اور پیاسا رہنے کی ٹریننگ دی جاتی ہے لیکن ہمارے ہاں اس موقع پر اعلیٰ سے اعلیٰ کھانوں کے انتظام کو قریب قریب عبادت کا درجہ حاصل ہو گیا ہے لہذا سحر و افطار میں ان کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اپنے اپنے ذوق و شوق اور مزاج کے مطابق کچھ لوگ اس اہتمام میں سادگی بھی پسند کرتے ہیں لیکن اکثریت بڑھ چڑھ کر مختلف کھانوں اور پکوانوں کی تیاری میں مشغول رہتی ہے۔

بلاشبہ روزے کا بنیادی مقصد سال بھر کے لئے روحانی غذا حاصل کرنا ہے تاہم یہ عرصہ کھانے سے متعلق غیر صحت مند عادات سے چھٹکارا پانے کا بھی بہترین موقع ہے۔ اس سلسلے میں چند اہم امور درج ذیل ہیں:

کیا کھائیں، کیا پیئیں

رمضان میں کھانے کے دو اہم اوقات ہوتے ہیں جن میں سے پہلا سحری ہے۔ اسے سادہ رکھیں اور کوشش کریں کہ مرغن یا پروٹین والی غذائیں یعنی گوشت وغیرہ کم کھائیں، اس لئے کہ ایسے میں آپ کو دن کے اوقات میں پیاس زیادہ لگے گی۔ اس وقت دہی میں زیرہ یا الائچی شامل کر کے کھائیں اور لسی پینے کو معمول بنائیں۔ اس کے علاوہ دیگر غذاؤں میں زیادہ نمک استعمال نہ کریں۔ افطاری سے لے کر سحری تک کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ پانی پیئیں تاکہ دن کے وقت جسم میں پانی کی کمی سے بچا جاسکے۔ سحری میں

دو سے تین گلاس پانی ضرور پیئیں۔

دوسرا کھانا افطاری ہے۔ اس میں ایسی چیزیں کھائیں جو آپ کی توانائی کو جلد بحال کر دیں۔ اس کے لئے بہترین چیز کھجور ہے۔ اس کے علاوہ موسمی پھلوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ کولڈ ڈرنکس سے پرہیز کریں، اس لئے کہ ان میں کاربونیٹڈ ایسڈ (carbonated acid) پایا جاتا ہے جو معدے میں تیزابیت پیدا کرتا ہے۔ مزید برآں ان میں اسے محفوظ رکھنے کے لئے ایسے اجزاء (preservatives) پائے جاتے ہیں جو گردے میں پتھری کا باعث بنتے ہیں۔ ان کی بجائے آپ روایتی مشروبات مثلاً لسی، گنجنجبین، فالسے کا شربت اور ملک شیک وغیرہ پیئیں۔ تلی ہوئی اشیاء مثلاً پکوڑوں، سموسوں اور چپس وغیرہ سے حتی الامکان پرہیز کریں اور اگر انہیں کھانا ہو تو بہت کم مقدار میں کھائیں۔

بلڈ پریشر کے مریض

روزہ رکھنے کے خواہش مند بلڈ پریشر کے مریضوں کو چاہئے کہ اس ماہ نمک، چکنائی اور زیادہ پروٹین والی غذاؤں سے خاص طور پر اجتناب کریں۔ انڈا اور بڑا گوشت بلڈ پریشر کو اچانک بڑھا دیتے ہیں لہذا رمضان میں ان سے بھی پرہیز کریں تو بہتر ہے۔ عموماً ان مریضوں کو پیشاب آور ادویات دی جاتی ہیں جن سے پیشاب زیادہ آتا ہے اور بلڈ پریشر نارمل رہتا ہے۔ اگر آپ ان کا استعمال سحری میں کریں گے تو ڈی ہائڈریشن کا خطرہ ہوگا۔ اس لئے انہیں افطاری کے بعد لینا بہتر ہے۔

80/120 یا 80/130 بلڈ پریشر والے مریض روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ یا کم بلڈ پریشر

رکھنے والے افراد اپنے معالج کی ہدایات کی روشنی میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کریں۔

امرض قلب اور روزہ

ایسے افراد جن کا بائی پاس ہوا ہو یا انہیں سنٹ ڈالے گئے ہوں ان کا سانس سیدھا لینے، چہل قدمی کرنے یا سیڑھیاں چڑھنے سے پھولتا ہو وہ روزہ رکھنے سے پہلے اپنے معالج سے لازماً رابطہ کریں۔ اگر تھوڑی سی مشقت سے سینے کے بائیں جانب درد یا بوجھ محسوس ہوتا ہو تو ایسے افراد کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

گنٹھیا کے مریض اور روزہ

گنٹھیا یا جوڑوں کے درد میں مبتلا افراد اگر پانی کم پیئیں، زیادہ پروٹین والی غذائیں کھائیں اور

پیشاب آور ادویات استعمال کریں تو ان کے جسم میں یورک ایسڈ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس کا بہتر حل یہ ہے کہ آپ پانی زیادہ پیئیں اور اپنے معالج کے مشورے سے ایسی ادویات استعمال کریں جو جسم میں یورک ایسڈ کی مقدار کو کم کر دیں۔

قدرتی مشروبات اور پھل

روزے میں اور افطاری کے بعد سستی اور تھکاوٹ سے نجات کے لئے آپ سحری سادہ رکھیں اور اس وقت بھی ٹھنڈے لیکن قدرتی مشروبات استعمال کریں۔ موسم گرما کے پھل قدرت کی خاص نعمت ہیں جنہیں افطاری میں لازماً شامل رکھیں۔

روزہ اور ورزش

دیگر موسموں میں افطاری سے دو یا تین گھنٹے کے بعد ورزش کی جاسکتی ہے تاہم روزے کی حالت میں گرمیوں میں ورزش کرنا مناسب نہیں۔ گرمیوں میں ہم ٹھوس غذا کی بجائے مشروبات زیادہ پیتے ہیں جو ہمارے جسم سے فاسد مادوں اور چکنائی کو خارج کرتے ہیں۔ وزن کم کرنے کے خواہش مند افراد اگر معتدل مقدار میں صحت بخش غذا کھائیں تو دو سے تین کلوگرام وزن ویسے ہی کم کر لیں گے۔

روزے کی طبی افادیت

روزہ ایک مذہبی فریضہ تو ہے ہی لیکن یہ صحت مند رہنے میں بھی ہماری مدد کرتا ہے مثلاً معتدل مقدار میں صحت بخش غذا کے استعمال کی صورت میں وزن میں کمی ہوتی ہے۔ ہمارے جسم میں انسولین کا کردار نہایت اہم ہے اور روزہ رکھنے سے اس کی کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے۔ ایک خاص وقت کے لئے بھوکا رہنے سے نظام انہضام میں بہتری آتی ہے اور یہ موثر طریقے سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔

جب گرمیاں اور رمضان اکٹھے آ رہے ہوں تو ہمیں چاہئے کہ خاص طور پر سادہ غذا کھائیں۔ موسمی پھلوں اور سبزیوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں تاکہ گرمی سے بچنے کے علاوہ روزے میں چاق و چوبند بھی رہ سکیں۔ اس کے علاوہ مرغن غذاؤں اور بسیار خوری سے حتی الامکان بچیں تاکہ روزوں سے جسمانی اور روحانی دونوں طرح کے فوائد سمیٹے جاسکیں۔



مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

ماہِ رمضان اور افطار پارٹیاں!

ہلالِ رمضان اپنے ساتھ رحمتوں کی بارات اور برکتوں کی سوغات لے کر طلوع ہوتا ہے، ہر طرف نور ہی نور اور فضاؤں میں عجیب سا کیف و سرور نظر آتا ہے؛ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یکا یک سب کچھ بدل گیا، چشمِ زدن میں کوئی انقلاب برپا ہو گیا، ہر آن ملائکہ کا نزول، عاصیوں کے لئے غفران و قبول، آسمانوں سے انعامات کی بارشیں، زمین پر ہر لمحہ نوازشیں، نیکی کاروں کے لئے بلندی درجات کی بشارتیں، دعاؤں کی قبولیت بھری ساعتیں، تراویح اور تہجد کی حلاوتیں، سحری کے ایمان افروز لمحات، افطار کی بابرکت گھڑیاں، تلاوت قرآن کی چاشنی، روزہ داروں کے بارونق چہرے، مساجد میں مسلمانوں کا جم غفیر، صدقات و خیرات کے ذریعہ غرباء کی امداد، اعمال کے اجر و ثواب میں اضافہ و ازدیاد۔

غرض: ایک ماحول ہوتا ہے؛ جس میں ہر کوئی نیکیاں کمانے، خیرات اور بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے اور خوشنودی رب حاصل کرنے کی دھن میں ہوتا ہے۔

ان ہی نیک کاموں اور امور خیر میں روزہ افطار کرانے کا بابرکت عمل بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے، جس کی بڑی فضیلت کتب احادیث میں وارد ہوئی ہے؛ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جس شخص نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا تو اس شخص کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ثواب روزہ دار کے لئے ہوگا، اور روزہ دار کے اپنے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی۔ (ترمذی)

ایک اور روایت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سوال کا جواب دیتے ہوئے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں خوشخبری ہے ان غریب مسلمانوں کے لئے جو کہ باضابطہ افطاری کا اہتمام نہیں کر سکتے۔ وہ مایوس نہ ہوں اللہ پاک کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ جو شخص، ایک گھونٹ دودھ، ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ دار کا روزہ افطار کرادے تو یہ بھی اس کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا سامان بن جائے گا اور اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار کو ملے گا؛ مگر روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (ابن خزیمہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات مبارکہ میں شک و تردد کی ادنیٰ گنجائش نہیں، واقعتاً یہ نہایت مہتمم بالشان عمل ہے جس سے مجال انکار نہیں؛ لیکن بات یہاں صرف کسی روزے دار کو افطار کروانے، دن بھر کے بھوکے پیاسے کو چند لقمے دینے اور قدرے اہتمام کے ساتھ کسی کی ضیافت کر دینے کی نہیں ہے بلکہ زیر نظر تحریر کا مقصد ”مروجہ افطار پارٹیاں اور اس میں ہونے والی مختلف بے اعتدالیاں“ ہے؛ جس عمل کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باعث اجر و ثواب قرار دیا اب اس سے عبادت کا تصور عنقاء ہوتا جا رہا ہے، افطار پارٹی رفتہ رفتہ ایک رسم بد کی شکل اختیار کر چکی ہے اور ہر جگہ فیشن کے طور پر اس کو منعقد کرنے کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔

آئیے قرآن و سنت کی روشنی میں مروجہ افطار پارٹیوں کا جائزہ لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ نیکی اور خیر کے نام پر کیا جانے والا یہ عمل کن کن منکرات و محرمات پر مشتمل ہے۔

شہرت اور نام و نمود:

ریا کاری اور دکھلاوا افطار پارٹی کا اہم محرک اور سستی شہرت حاصل کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے، جب کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شرک سے تعبیر کیا ہے، ہمارا ماننا ہے کہ خلوص نیت کے ساتھ کیا جانے والا چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی بارگاہ الہی میں بڑی قدر و قیمت رکھتا ہے اور عدم اخلاص، شہرت اور ریا کاری پر مبنی بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ کے ہاں کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہے، ریا کاری انسان کے اعمال کو دنیا میں تباہ کر دیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق قیامت کے دن سب سے پہلے جن تین لوگوں کو جہنم میں پھینکا جائے گا وہ ریا کار عالم دین، ریا کار سخی اور ریا کار مجاہد ہوں گے، جو اپنے اعمال کی فضیلت اور بلندی کے باوجود ریا کاری کی وجہ سے سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے۔ (ترمذی)

دوسروں کو تکلیف پہنچانا:

افطار پارٹی کا ایک اور منکر ایذا رسانی اور دوسروں کو تکلیف دینا ہے، چنانچہ جگہ جگہ راہیں مسدود کرنا، خیمے لگانا اور ٹریک جام کرنا تو بازاری افطار پارٹی کا اہم حصہ ہے خواہ آنے جانے والوں کو کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو، قوانین کی کتنی مخالفت کیوں نہ ہو۔ شریعت مطہرہ نے دوسرے انسان کو اذیت اور تکلیف دینے کو ممنوع قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں“ اور حدیث میں ”المسلمون“ کا ذکر ہے، یہ اس لیے ہے چونکہ مسلمان کا واسطہ زیادہ تر مسلمانوں ہی سے ہوتا ہے، شب و روز اس کا اختلاط اور ملنا جلنا مسلمانوں کے ساتھ رہتا ہے، اس بناء پر ”المسلمون“ کی قید ذکر کی گئی، وگرنہ ذمی کافر کو بھی تکلیف دینا جائز نہیں۔ (فتح الباری، کتاب الایمان، باب المسلم من مسلم)

بلکہ شریعت نے تو ایسے موقع پر اور ایسے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی نفل عبادت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے، جہاں پر اور جس طریقے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو، مثلاً قرآن کی تلاوت کرنا عبادت اور بہت بڑے ثواب کا کام ہے، لیکن اگر کوئی شخص ایسی جگہ پر جہاں سب لوگ سو رہے ہوں، بلند آواز سے تلاوت کرتا ہے، تو شریعت کی طرف سے اس طرح تلاوت کرنے کی اجازت نہیں، بلکہ اگر کوئی شخص اس طرح کرے تو یہ شخص گناہ گار ہوگا۔

رزق کی بے حرمتی:

افطار پارٹی کا وہ منظر بھی نہایت قابل دید ہوتا ہے جب کھانا تقسیم ہوتا ہے، اچھے خاصے متمول احباب بھی کھانے پر یوں ٹوٹ پڑتے ہیں جیسے کئی دن کے بھوکے ہوں، ایک ایک شخص کئی کئی افراد کا کھانا پلیٹ میں جمع کرنا شروع کر دیتا ہے اور پھر کھانے کے بعد کا منظر یہ ہوتا ہے کہ ایک ایک دسترخوان پر کئی کئی افراد کا کھانا بچا ہوا ہوتا ہے بلکہ بہت سی پلیٹوں کو دیکھ کر بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کو تو ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا اس طرح یہ صورتحال رزق کی بربادی کا سبب بنتی ہے؛ جب کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے: ”کھاؤ، پیو اور حد سے مت بڑھو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والے کو پسند نہیں فرماتے“۔ (الاعراف)

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ پاک فرماتے ہیں: ”گر تم قدر دانی کرو گے اور شکر گزاری سے کام

لوگ تو ہم نعمتوں میں اضافہ کریں گے اور اگر تم ناقدری کرو گے تو یاد رکھو ہمارا عذاب بڑا سخت ہے۔“ (ابراہیم)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”روٹی (رزق) کا احترام کرو“ (بیہقی)۔ ان سب نصیحتات سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں رزق کی بے حرمتی کتنا بڑا جرم ہے اور اس سلسلے میں بے توجہی نعمتوں کے چھن جانے کا سبب ہے۔

اسراف اور فضول خرچی:

افطار پارٹیوں اور بالخصوص سیاسی افطار پارٹیوں میں کھانے کے تنوع، بے جا آرائش وزینائش اور نت نئے طریقوں سے جو بے دریغ مال خرچ کیا جاتا ہے اس کی بھی ایک طویل فہرست ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اور (اپنا مال) فضول خرچی سے مت اڑاؤ، بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکر ہے۔“ (بنی اسرائیل) ایک اور مقام پر ارشاد باری ہے: ”بیشک اسراف کرنے والے جہنمی ہیں“ (غافر)

افطار پارٹیوں سے متعلق ان موٹی موٹی بے اعتدالیوں کے علاوہ فرائض میں کوتاہی، عبادات کے خشوع میں کمی، سنن و آداب میں بے توجہی وغیرہ پر مشتمل ایک پورا دفتر ہے؛ جن کو اس مختصر تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔

سیاسی افطار پارٹیاں:

عام افطار پارٹیوں کی حالت زار اور اس میں ہونے والی چند در چند بے اعتدالیاں آپ کے سامنے آئیں، مگر افطار پارٹی کے نام پر سیاست کے تماشے بھی آمد رمضان سے شروع ہو کر آخر تک جاری رہتے ہیں، بلکہ آخری عشرے میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

افطار کی دعوت تو روزہ داروں کے لئے مخصوص ہے، لیکن یہاں اس کے برعکس منظر نظر آتا ہے۔ سرمایہ داروں کے بالمقابل سیاست دانوں کی طرف سے دی جانے والی دعوت میں روزہ دار تو گنتی کے چند ایک نظر آتے ہیں، جن کی شرکت ضرورتاً یا مصلحتاً ہوتی ہے، لیکن اس کے برخلاف غیر روزہ داروں کی تعداد بے شمار ہوتی ہے۔

جس کا سیاسی قد جس قدر بڑا ہوتا ہے اس میں شرکاء کی تعداد اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے، وی آئی پی حضرات کی شرکت اور سیاست کا تناسب بھی اسی مناسبت سے ہوتا ہے۔

آج تک ایسی کوئی سیاسی یا غیر سیاسی افطار پارٹی نہیں دیکھی گئی جہاں افطار کے وقت ہنگامہ برپا نہ ہو، افراتفری کا ماحول نہ بنا ہو، عین دعاء کے وقت غفلت و بے توجہی نہ برتی گئی ہو۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ سیاسی لیڈروں اور افسروں کے افطار کرانے سے روزے اور افطار کا استحصال ہوتا ہے، روزہ اور افطار دونوں کی روحانیت کمزور پڑتی ہے، اور عبادت ایک کھیل تماشا بن کر رہ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سیاسی افطار پارٹی مکمل دکھاوا اور رسم بد ہے؛ جو حالیہ چند برسوں سے مسلم معاشرہ میں چل پڑی ہے، بعض جگہ تو مکروہات و محرمات کا بے دریغ ارتکاب کیا جاتا ہے، فرائض کی پامالی ہوتی ہے، احکام خداوندی کی توہین کی جاتی ہے اور سنتوں کا تو جنازہ نکالا جاتا ہے۔

نہ کسی کو اذان کی آواز کا پتہ ہوتا ہے نہ افطار کی دعا پڑھنے کا ہوش، نہ نماز مغرب کی فکر ہوتی ہے نہ آداب طعام کا پاس۔ بس کسی نہ کسی صاحب حیثیت شخص سے ملنے اور اس سے تعارف کرانے کی بے تابی اور خود کو ان کی نظروں میں لانے کی جی توڑ کوشش ہوتی ہے۔

جہاں تک روزے داروں کی بات ہے تو اس طرح کی محفلوں میں ان کا خیال کسے ہوتا ہے اور انہیں کون خاطر میں لاتا ہے، زیادہ تر مواقع پر افطار کے لئے وقت کا بھی خیال رکھنے میں احتیاط سے کام لینے کی ضرورت نہیں رہتی۔

اللہ تعالیٰ ان خرافات سے بچنے اور افطار کرانے کی روح کو سمجھنے اور اس کے مطابق روزہ داروں کو افطار کرانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



مسائل رمضان ماخوذ از بہشتی زیور

نیت

مسئلہ: رمضان کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو اتنا سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہے بس اتنی ہی نیت سے رمضان کا روزہ ادا ہو جائے گا۔ اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو کہ رمضان کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہو جائے گا۔

سحری کھانے اور افطار کا بیان

مسئلہ: سحری کھانا مستحب ہے اگرچہ بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھا لے یا اور کوئی چیز تھوڑی بہت کھالے اور کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔
مسئلہ: سحری کھاتے ہوئے وقت ختم ہو جائے اور اذان شروع ہو جائے تو سحری کھانا فوراً بند کر دینا چاہیے۔ یہ خیال کرنا کہ جب تک اذان ہو رہی ہے سحری کھا سکتے ہیں یا پیالے میں جو کچھ ہے اس کو پورا کر سکتے ہیں غلط ہے اور اس سے روزہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ: جب تک سورج ڈوبنے میں شہر ہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے اور کوئی میٹھی چیز ہو تو اس سے کھول لے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ بعض لوگ نمک سے افطار کرنے میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط بات ہے۔

مسئلہ: اگر کچھ کھایا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ اول دیکھ لیا جائے کہ صبح صادق کتنے بجے ہوتی ہے اور سورج کتنے بجے

غروب ہوتا ہے۔ ان کے درمیان کے گھنٹوں کو شمار کر کے ان کا نصف لے لیا جائے۔ اس نصف کے اندر اندر اگر نیت کر لی گئی ہو تو روزہ ہو جائے گا۔ اس نصف اور دوپہر یعنی زوال کے درمیان تقریباً پون گھنٹے کا فرق ہوتا ہے۔ ایک گھنٹے کی مقدار احتیاطاً لی گئی ہے۔

مسئلہ: اپنے منہ سے چبا کر چھوٹے بچے کو کوئی چیز کھلانا مکروہ تہذیبی ہے۔ البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری و ناچاری ہو جائے تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ: روزہ دار نے دوا چکھی اور اس کا مزہ اپنے حلق میں پایا لیکن دوا حلق میں نہیں گئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا، دن کو نہایا تب بھی روزہ ہو گیا بلکہ اگر دن بھر نہ نہائے تب بھی روزہ نہیں جاتا البتہ اس کا گناہ الگ ہوگا۔

مسئلہ: کسی بھی قسم کا ٹیکہ خواہ وہ عضلاتی ہو یا وریڈی ہو لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہاں تک کہ اگر کسی طبی ضرورت سے گلوکوز کی بوتل بھی چڑھائی جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ محض روزہ کی مشقت کم کرنے کے لیے Drip یعنی گلوکوز کی بوتل لگوانا مکروہ ہے پھر بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح خون چڑھانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: اگر آنسو یا پسینے کا ایک آدھ قطرہ منہ میں خود بخود چلا گیا اور نمکینی محسوس ہوئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر اتنی زیادہ مقدار میں آنسو یا پسینہ منہ میں گیا کہ پورے منہ میں نمکینی محسوس ہوئی اور پھر اس کو نگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: دن کو سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو سوگھنا درست ہے۔ اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا چاہے جس وقت ہو بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا رینڈھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا، نہ مکروہ ہو۔

مسئلہ: آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ دوا کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔
مسئلہ: آپ ہی آپ تھے ہو گئی خواہ تھوڑی ہوئی ہو یا زیادہ یعنی منہ بھر کر ہوئی ہو پھر خواہ وہ منہ سے باہر نکل آئی ہو یا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی ہو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: منہ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون تھوک سے کم

ہوا اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔
مسئلہ: تکسیر کا خون حلق سے پیٹ میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مسائل زکوٰۃ

مسئلہ: کسی نے پچھلے سال کی زکوٰۃ ابھی ادا نہیں کی کہ اس سال کی زکوٰۃ کا وقت آ گیا تو اس کے ذمہ میں پچھلے سال کی زکوٰۃ کی دین داری ہے۔ اس سال کا حساب کرتے ہوئے کل مال میں سے پچھلے سال کی واجب الادا رقم منہا کرنے کے بعد باقی رقم کو دیکھیں گے کہ نصاب کے بقدر ہے یا نہیں۔

مسئلہ: گھر کی ضرورت کا سامان جیسے برتن، کراکری، میز کرسیاں، فرنیچر، بجلی کا سامان، سجاوٹ کا سامان، اے سی، ریفریجریٹر، فریجز، مسالہ پینے کی مشینیں وغیرہ اور رہنے سہنے کا مکان اور پہننے کے کپڑے، سچے موتیوں کے ہار اور امیٹیشن (Imitation) کی جیولری، سواری مثلاً کار وغیرہ ان چیزوں میں زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی ہوں اور چاہے روزمرہ کے کام میں آتی ہوں یا نہیں۔

مسئلہ: کسی کے پاس پانچ دس گھر ہیں ان کو کرایہ پر چلاتا ہے تو ان مکانوں پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کے ہوں۔

مسئلہ: کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے سو روپے نکال کر الگ رکھ لیے کہ جب کوئی مستحق ملے گا اس کو دے دیں گے۔ پھر جب فقیر کو دیا اس وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا بھول گیا تب بھی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت سے نکال کر الگ نہ رکھتا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوتی۔

مسئلہ: اگر کوئی مال دار آدمی جس پر زکوٰۃ واجب ہے سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دے اور سال کے پورا ہونے کا انتظار نہ کرے تو یہ بھی جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: مال دار آدمی اگر کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی (Advance) دے دے تو یہ بھی جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو زائد مال کی زکوٰۃ بھی دینا ہوگی۔

مسئلہ: جس شخص نے حج کے لیے رقم حکومت کے پاس جمع کرائی ہوئی ہو اس دوران زکوٰۃ کا سال پورا ہو جائے تو وہ آمدورفت اور معلم وغیرہ کی فیس منہا کر کے باقی رقم جو اس کو خرچ کے لیے واپس ملتی ہے اس کی زکوٰۃ نکالے۔

مسئلہ: جو رقم حج کے ارادہ سے اپنے ہی پاس رکھی ہو زکوٰۃ کا سال پورا ہونے پر اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔

فدیہ کا بیان

مسئلہ: جس کو اتنا بڑھا پا ہو گیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا ایسا بیمار ہے کہ اب اچھا ہونے کی امید نہیں نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقہ فطر کے برابر غلہ دے دے یا صبح و شام پیٹ بھر کے اس کو کھانا دے۔ شرع میں اس کو فدیہ کہتے ہیں اور یہ دینا واجب ہے۔ اور غلہ کے بدلے میں اسی قدر غلہ کی قیمت دے دے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ: وہ گیبوں اگر تھوڑے تھوڑے کر کے کئی مسکینوں کو بانٹ دے تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ: ایک مسکین کو ایک دن میں ایک سے زیادہ فدیہ نہ دیا جائے لیکن امام ابو یوسفؒ کی دوسری روایت کے مطابق دو دن یا اس سے زیادہ دنوں کا فدیہ ایک مسکین کو ایک وقت میں دیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ: پھر اگر کبھی طاقت آگئی یا بیماری سے اچھا ہو گیا تو سب روزے قضا رکھنے پڑیں گے اور جو فدیہ دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔

مسئلہ: کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کر گیا کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کے مال میں سے اس کا ولی یہ فدیہ دے دے اور کفن و دفن اور قرض ادا کر کے جتنا مال بچے اس کی تہائی میں سے اگر سب فدیہ نکل آئے تو دینا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور وصیت کر کے مر گیا کہ میری نمازوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: ہر وقت کی نماز کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا ایک روزہ کا فدیہ ہے۔ اس حساب سے دن رات کی پانچ فرض اور ایک وتر چھ نمازوں کا ایک چھٹانک کم پونے گیارہ سیر گیہوں دے مگر احتیاطاً پورے بارہ سیر دے۔
مسئلہ: اگر ولی مردے کی طرف سے قضا روزے رکھے لے یا اس کی طرف سے قضا نمازیں پڑھے لے تو یہ درست نہیں اور میت کے ذمہ سے نہ اتریں گی۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

اعمال قرآنی

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے قرآن مجید میں بیان کی گئی انبیاء کرام کی دعاؤں، پریشانیوں کے حل کے لئے قرآنی وظائف اور ہمہ اقسام روحانی و جسمانی امراض سے شفا یابی کے لئے کلام اللہ میں بیان کئے گئے نسخجات کو یکجا کر کے ایک کتاب ”اعمال قرآنی“ کے نام سے مرتب کی تھی جس میں مصیبت زدہ عوام اور پریشان حال افراد کے دکھوں اور مصیبتوں کا قرآن مجید کی روشنی میں حل موجود ہے۔ آپ بھی کامل یقین کے ساتھ ان پر عمل کر کے اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا پاسکتے ہیں۔

نصف قرآن کا ثواب:

پوری سورہ إِذَا زُلْزِلَتْ (پارہ: ۳۰)

خاصیت: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس سورت کو ایک بار پڑھ لے گا تو اس کو آدھے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

مقبروں پر پڑھنے کی دعا:

پوری سورہ اَلْهٰكُمُ الشَّكَاوٰةُ (پارہ: ۳۰)

خاصیت: مقابر میں جا کر اس سورت کا پڑھنا مسنون ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا معمول:

پوری سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (پارہ: ۳۰)

خاصیت: رسول مقبول ﷺ صبح کی نماز کی سنت اور مغرب کی نماز کی سنت کی اول رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں قُلْ بُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔



اعلان داخلہ

جامعہ دارالتقویٰ

کے تمام شعبہ جات میں 10 شوال سے داخلے شروع ہوں گے

شعبہ جات

سکول

تخصّص

درس نظامی / بنات

حفظ

شعبہ بنین

متصل جامع مسجد الہلال چو برجی پارک، ملتان روڈ، لاہور فون: 042-37414665

متصل مسجد ابراہیم آخری سٹاپ میٹرو بس فیروز پور روڈ، لاہور فون: 042-36148109

موز فخر آباد نزد PSO چروال پب شاہد روڈ، لاہور فون: 0423790220

جامعہ مسجد صدیقہ جاگیر حسن پورہ گوئی سٹاپ ہاتا پورہ لاہور فون: 03218882733

نورینہ، نئی عزیز آباد امری فون: 03244970533

(شاخ نمبر 1) مدرسہ سیدنا علی

(شاخ نمبر 2) مدرسہ سیدنا علی

(شاخ نمبر 3) مدرسہ سیدنا علی

(شاخ نمبر 4) مدرسہ سیدنا علی

(شاخ نمبر 5) مدرسہ سیدنا علی

شعبہ بنات

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات 242- ایچ بلاک، نزد وزیر مسجد گلشن راوی لاہور 042-37419993

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات 212- احمد بلاک، گارڈن ٹاؤن لاہور 04235838794

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات 26 بدر بلاک اقبال ٹاؤن لاہور 042-37814488

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات PAF کالونی گیٹ نمبر D-2725 بلاک ٹین نمبر 2 ضلع شہید زینا 042-36666444

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات موز فخر آباد نزد PSO چروال پب شاہد روڈ لاہور 042-37940830

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات 70- سول لائن، انور روڈ، نزد وحی سکول، شیخوپورہ 056-3780166

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات A-15 از میر ٹاؤن، ملتان روڈ لاہور 042-35961794

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات 2125 نکو کیمپ مین مارکیٹ سٹاپ بلتقی کھنڈ گانہ پب کینڈی سکول من آباد 042-37583531

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات مکان نمبر 471 متصل مسجد دارالسلام، ایٹن کالج، لاہور کینٹ 042-36675152

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات نزد بلدیہ چوک بالمقابل نیلی فون آپکے پیج قصور 049-2772786

♦ مدرسہ قائمہ الزہراء للبنات عزیز آباد چتر انڈیا کھلیات روڈ، امری فون: 03244970533

منجانب اہل شوریٰ

مولانا اویس احمد صاحب مولانا محمد عثمان صاحب مولانا عامر رشید صاحب مولانا جمیل الرحمن صاحب

برائے رابطہ: جامع مسجد الہلال، چو برجی پارک، ملتان روڈ، لاہور فون: 042-37414665

دارالافتاء: 042-37415559



Catering
CONNECTION



- ۱: شادی بیاہ اور ہر طرح کے فیملی تقریبات کے لئے ہماری کیئرنگ کی خدمات حاصل کریں۔
- ۲: شادی، نکاح، عقیقے اور دیگر تقریبات کے لئے ہال کی سہولت بھی موجود ہے۔
- ۳: شادی بیاہ پر ہر طرح کے کھانے معیاری اور مناسب قیمت پر حاصل کیے جا سکتے ہیں۔
- ۴: دسترخوان کے ذریعے مردوں اور مستورات میں کھانا کھلانے اور ساتھ میں لیڈیز ویٹر کی سہولت موجود ہے۔
- ۵: ہمارے لگائے گئے افطار دسترخوان میں فی کس سو روپے حصہ ڈالا جاسکتا ہے۔
- ۶: کیئرنگ کنکشن کی جانب سے رمضان میں دیگوں پر 25% خصوصی رعایت حاصل کریں۔



0331-4181911, 0323-3040504